اگر اُسے خط لکھوں تو کیا لکھوں

محمد اصغر میرپُوری

☆......نام کتاب : اگر اُسے خط لکھوں تو کیا لکھوں

! ☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

پیارے بھائی محمد اسلم،
محمد اقبال، عابد محمود کے نام
جن سے مجھے بے حد پیار ملا اور
ہر کڑے وقت میں میری مدد کی

حرفِ اوّل

ہر حمد و ثناء میرے اللہ کے لیے بیشماء درود و سلام نبی پاک ﷺ پر ربِ کائنات کا مجھ جیسے ادنی انسان پر بہت بڑا احسان ہے جو اُس نے مجھے اتنی ہمت بخشی اور صلاحیت دی کے میں بھی اپنے احساسات کو صفحہءِ قرطاس پر لا سکوں اِس میداں میں کافی دوست احباب ہیں۔ جو میری حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں اور میری اصلاح بھی کرتے رہتے ہیں میں اُن سب کا تہہ دل سے ممنون ہوں جو وہ مجھ پر اتنا احسان کرتے ہیں اِس بات کا اجر انہیں میرے مولا ضرور دے گا۔

اِن دنوں میری کافی شاعری انٹرنیٹ اور فیس بک پر بھی ہے اور کافی لوگ ریڈیو ٹی وی پر میرا کلام سناتے رہتے ہیں جس سے بڑی مسرت ہوتی ہے میں اُن دوستوں کا بھی مشکور ہوں جو میری شاعری پڑھتے ہیں۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپُوری

میرا اللہ ہی صرف میرا رہبر ہے

میرا اللہ ہی صرف میرا رہبر ہے
اس کے سوا کسی کا نہ ڈر ہے

غیر سے کیوں بھیک مانگنے جاؤں
جب کہ اللہ کا کرم مجھ پر ہے

کسی کو خوشیاں کسی کو غم
ہر کسی کا اپنا اپنا مقدر ہے

قسمت کا لکھا ہو کر رہنا ہے
ستاروں کا کوئی نہ چکر ہے

جو ہر حال میں خوش رہتا ہے
اُس شخص کا نام اصغر ہے

......☆......

اللہ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا

اللہ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا
غیر اللہ کے سامنے عرضِ حال نہیں کرتا

جو بھی مانگنا ہو ربِ کریم سے مانگتا ہوں
خدا کہ سوا کسی کو نہ حاجت روا مانتا ہوں

جو لوگ سمجھتے ہیں اپنے اللہ کا قرآن مجید
وہ ہو نہیں سکتے کسی جاہل پیر کے مُرید

جو کوئی بے صبر ہو وہ بہادر انساں نہیں ہے
جو غیر اللہ کو قادر جا نے وہ مسلماں نہیں ہے

قرآن و حدیث ہی میرے عقید ے کی دلیل ہے
حضور پہ جو درود و سلا م نہ بھیجے وہ بخیل ہے

......☆......

جب کبھی اپنی زندگی کی کتاب لکھوں گا
سوچتا ہوں کس کے نام انتساب لکھوں گا

تمہیں میرے ساتھ کوئی منسوب نہ کر لے
تجھے اپنی نظروں کا انتخاب لکھوں گا

حسن کی تعریف کا یوں آغاز کروں گا
تیرے سرخ لبوں کو گلاب لکھوں گا

تیری نشیلی آنکھوں کی مستی کا کیا کہنا
انہیں صورت جامِ شراب لکھوں گا

خوشیوں بھری اپنی زندگی گزری
زیست کا کو ئی نہ عتاب لکھوں گا

......☆......

میرے ساتھ تیرے پیار کی خوشبو رہتی ہے
تجھ سے باتیں کرنے کی آرزور رہتی ہے

تیری دید سے روحانی سکوں ملتا ہے
تیرے انتظار میں آنکھ کرتی وضو رہتی ہے

کیا ایک خط لکھنے کا بھی وقت نہیں
کیا کام ہے جس میں مصروف تُو رہتی ہے

تجھے پانے کی آرزو جو اِس دل میں ہے
میرے جسم میں بن کے وہ لہو رہتی ہے

یہ سب میرے تخیل کا کمال ہے جاناں
دُور ہو کے بھی میرے پاس تُو رہتی ہے

......☆......

مجھے شوق ہے ریڈیو ٹی وی نہ اخبار کا
سُکون دلِ کو ملتا ہے دیکھ کر چہرہ یار کا

ہمیں بھی کسی نے پیار کے قابل سمجھا
یہ بندہ ناچیز بڑا ممنون ہے سرکار کا

ہمارے دل کی جب چوری ہوتی ہے
اس میں ہاتھ ہوتا ہے کسی پہرے دار کا

خدا کرے کسی مفلس کے گھر چوری نہ ہو
اُس سے پورا ہوتا نہیں خرچہ تھانیدار کا

آج مفت دن رات شاعری کر رہے ہیں
اصغر کو یہ صِلہ مِلا ہے کسی کے پیار کا

......☆......

رات بھر تیری یاد جگاتی ہے مجھے
پھر خون کے آنسو رُلاتی ہے مجھے

بیچ بھنور چھوڑ کے چل دیتی ہے
ساگر کنارے نہیں پہنچاتی ہے مجھے

میں کبھی کہیں بھٹک نہیں سکتا
نُور بن کر راہ دِکھاتی ہے مجھے

تیری یاد پہ میں کیا اور لکھوں
ہر روز نیا زخم لگاتی ہے مجھے

تیری ہر یاد میں تجھے لٹا دوں گا
ہر پَل ہر گھڑی ستاتی ہے مجھے

......☆......

تیرے ہی خیالوں میں کھوئے رہتے ہیں ہم
اِسی غم سے آنکھیں بھی رہتی ہیں نم

تیری جُدائی کہ سِوا اور بھی دُکھ ہیں
زندگی میں اِس سے بڑا نہیں کوئی غم

تُم ہر بار وعدہ کر کے جو بُھول جاتے ہو
شِکوہ زباں پہ لاتے ہمیں آتی ہے شرم

تمہارے سِوا کسی اور کے ہو نہیں سکتے
ہم نے کھائی ہوئی ہے یہ قسم

اِس بار تو رکھ لو اپنے یار اصغر کا بھرم
آج ہی مجھ سے ملنے کے لئے چلے آؤ صنم

......☆......

آنکھوں میں رہتا ہے کوئی سراب کی صُورت
دِل کے گلشن میں کِھلا رہتا ہے گُلاب کی صُورت

میں جس کی یاد میں دِن رات کھویا رہتا ہوں
وہ میری زندگی میں آیا تھا خواب کی صُورت

اپنے اللہ سے جسے مانگا تھا دُعاؤں میں
وہ مِلا ہے دُعاؤں کے جواب کی صُورت

اُس کے ساتھ زندگی کے جو حسیں لمحے بیتے
اُنہیں ساتھ رکھتا ہوں گوہرِ نایاب کی صُورت

اُسے پیار سے دیکھنا میرے لئے عبادت ہے
اصغر کے لئے یہ کام ہے ثواب کی صُورت

......☆......

ہم جس سے بھی پیار کرتے ہیں
اُس کی خاطر جاں نثار کرتے ہیں

یہ کرکے کوئی احسان نہیں کرتے
ایسا تو یار کے لئے یار کرتے ہیں

نہ جانے کب اُس کا فون آ جائے
جلدی میں تازہ غزل تیار کرتے ہیں

ہر بار ملنے کا وعدہ کر کے بھُول جاتے ہیں
کیوں اس طرح ہمیں اشک بار کرتے ہیں

آج ان کی باتوں سے یہ اندازہ ہوا
کے وہ اصغر کو کتنا پیار کرتے ہیں

......☆......

ابھی تک کچھ سمجھ نہ آیا ہے
پیار میں کیا کھویا پایا ہے

زندگی نے ہمیں یہی سکھایا ہے
دکھ ہے اپنا اور سُکھ پرایا ہے

ہم جیسے دیوانوں کو فکر کیسی
جو ملا ہنس کے جھولی پایا ہے

ہم صابر لوگ ہیں صبر کرتے ہیں
کبھی مقدر کبھی زمانے نے ستایا ہے

اصغر تیری یاد میں کچھ ایسا کھویا
خُود کو بُھول گیا تمیں نہ بھول پایا ہے

......☆......

جب بات کرتا ہے تو حد کرتا ہے
وہ ہر بات بڑی مستند کرتا ہے

جب اسے ملن کی عرضی بھیجوں
اسے بڑی بے دردی سے رد کرتا ہے

غموں سے لڑتے جب چور ہو جاتا ہوں
پھر کہیں جا کر وہ میری مدد کرتا ہے

زمانے میں بڑے عظیم ہیں وہ لوگ
جن کا کوئی حاسد حسد کرتا ہے

تجھ سے ملنا اصغر کے مقدر میں نہیں
ورنہ تجھ سے پیار بے حد کرتا ہے

......☆......

اگر اسے خط لکھوں تو کیا لکھوں
جانِ وفا لکھوں یا بادِ صبا لکھوں

جب تک خط کا مضمون نہیں ملتا
تب تک اس دل کو سکوں نہیں ملتا

پیار بھرا خط کبھی لکھا نہیں ہے
محبت کا مزہ ابھی چکھا نہیں ہے

میری زندگی میں ابھی کوئی آیا نہیں
اُلفت کیا ہے کسی نے سمجھایا نہیں

میرے پاس الفاظ کی کمی رہتی ہے
خط لکھتے آنکھ میں نمی رہتی ہے

آنسوؤں کی روانی میں کچھ نظر آتا نہیں
جو لکھتا ہوں کسی سے پڑھا جاتا نہیں

......☆......

پیار بھرا خط جب وہ بھجوا دیتے ہیں
اداس دل کا حوصلہ بڑھا دیتے ہیں

ہم ان کی تعریف میں کچھ لکھ کر
یوں دوستی کا فرض نبھا دیتے ہیں

وہ دوسرے دن دو اور خط لکھ کر
وہ میرا سارا ادھار چکا دیتے ہیں

ہم جب بھی ان کے گلی سے گزاریں
اصغر کو دیکھتے پر دے گراد دیتے ہیں

قوس قزاع سے اس کے رنگ لے کر
اصغر ان کی تصویر بنا دیتے ہیں

......☆......

اپنے سخن میں صرف سچائی ہے دوستو
سدا اسے یہی روّش ہم نے اپنا ئی ہے دوستو

میرے دل کی باتیں ہی میرے اشعار ہوتے ہیں
اب ان میں پہلے سے زیادہ گہرائی ہے دوستو

جس یار نے عشق حقیقی سے مُتعارف کرایا
آج تک اس کی صورت نہ بھُلا ئی ہے دوستو

آج اشعار میں اس پیارے کا ذکر جو کیا
نہ جانے کیوں میری آنکھ بھر آئی ہے دوستو

اُس کی یادیں اصغر کی ساتھی ہیں
جو سدا کے لئے مجھ سے ہوئی پرائی ہے دوستو

......☆......

جو خاک سے بنا ہے   وہ خاک میں مل جائے گا
جب موت دستک دے گی تن بدن ہل جائے گا

جو میرے دل کو سدا کے لیے اپنے پاس رکھے
وہ دوستوں کی فہرست میں ہو شامل جائے گا

چاہت کی تلاش یہاں بڑے شوق سے چلتے تو ہو
نیت گر سچی ہے تو کسی کا پیار مل جائے گا

یہ نالے جب تیری سماعتوں سے ٹکرا ہیں گئے
دیکھنا پھر تیرے جیسا پتھر دل بھی ہل جائے گا

ہمارے دل سے اتنی دِل لگی اچھی نہیں
ورنہ یہ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا

......☆......

ہم جن کے پیار میں دیوانے ہوئے ہیں
وہی یار آج ہم سے بیگانے ہوئے ہیں

جنہوں نے پیٹھ میں خنجر گھونپا
یہ ہاتھ ہمارے پہچانے ہوئے ہیں

تمہاری نگاہ کا یہ کرم ہوا ہے
زندگی کے دن سہانے ہوئے ہیں

آپ کو دیکھے کئی زمانے ہوئے ہیں
انتظار میں آنکھیں تانے ہوئے ہیں

اُس دن سے زندگی میں چین ہے نہ قرار
جس دن سے شمع کے پروانے ہوئے

......☆......

دُنیا میں جسے پیار مل گیا
سمجھو اُسے سارا سنسار مل گیا

بے گھر تھا میں زمانے میں
ان کے دل میں گھر بار مل گیا

سنسان گاؤں کی طرح تھا دل
اسے بھی ایک نمبر دار مل گیا

بھٹکتا تھا منزل کی تلاش میں
آپ کے روپ یہاں رہبر مل گیا

ہم دونوں پہ خدا کی رحمت ہے
جو مجھے تم صنم اور تمہیں اصغر مل گیا ہے

......☆......

کسی کی یاد بھلانے سے بھلائی نہیں جاتی
جدائی کی آگ لگی ہے جو بجھائی نہیں جاتی

ہماری حالت ہمارے چہرے سے عیاں ہوتی ہے
یہ ایسی اٹل حقیقت ہے جو چھپائی نہیں جاتی

ہر روز کہتا ہوں کہ اس کی سمت نہ دیکھوں گا
جب سامنے آئے تو آنکھوں پہ قید لگائی نہیں جاتی

جس روز میری آنکھیں اس کی دید کر لیتی ہیں
پھر وہ حسیں صورت آنکھوں سے ہٹائی نہیں جاتی

محبت میں ہمارا بڑا ہی انوکھا اصول ہے دوستو
جو صورت آنکھ کو نہ بھائے دل میں بسائی نہیں جاتی

......☆......

جدائی کے زخم آنسوؤں سے دھوتا ہوں
دنیا سے چھپ کر دھیرے دھیرے روتا ہوں

تم جو راتوں کو جاگتی رہتی ہو جاناں
تیری یاد میں میں بھی کب سوتا ہوں

میرے بن تم نہ جانے کیسے جیتی ہو
یہ سوچ سو چ کر بہت اداس ہو تا ہوں

ایک دن اس کا صلہ ضرور ملے گا
جو غموں کا بوجھ میں ڈھوتا ہوں

ویسے تو ہر دن اداس گزرتا ہے
خوشی ہو تی ہے جب تجھے یا د کر تا ہوں

......☆......

صبح لکھتا ہوں سہ پہر میں لکھتا ہوں
کوشش کر کے میں ہر بحر میں لکھتا ہوں

ہر کسی سے سچ بات کہنا شیوہ ہے میرا
آب حیات کو آب حیات زہر کو زہر میں لکھتا ہو

اسے دنیا کی ساری خوشیاں بخشتا ہوں
مگر اپنے نام پر سارے قہر میں لکھتا ہوں

مجھے الفاظ سے کھیلنے کا سلیقہ نہیں
تیرے پیار کی خاطر اے یار میں لکھتا ہوں

جب اشعار کی آمد شروع ہوتی ہے
پھر غزلیں دو چار میں لکھتا ہوں

......☆......

صبح سویرے جو سلام بھیجا ہے
محبت بھرا یہ پیغام بھیجا ہے

اور کسی کے لیے نہیں ہے
صرف آپ کے نام بھیجا ہے

گر یقین نہیں تو پڑھ کر دیکھ لو
کتنا خلوص و احترام بھیجا ہے

کتنے خوش نصیب ہیں آپ صنم
جو آپ کو چاہت کا جام بھیجا ہے

دل سے لگاؤ گے تو راحت پاؤ گے
یہ جو اتنا پیارا کلام بھیجا ہے

......☆......

جو سپنوں میں ملتی تھی وہ ہیر مل گئی ہے
مجھے اپنے خوابوں کی تعبیر مل گئی ہے

میرے دل کو صدیوں سے جس کی تلاش تھی
مجھے وفا کی ایک تصویر مل گئی ہے

میرے مقدر پہ جس کی مہر لگی تھی
مدت بعد آخر میری تقدیر مل گئی ہے

میرے خدا نے ایسا کرم کیا مجھ پر
ہم دونوں کہ ہاتھ کی لکیر مل گئی ہے

آج اس کہ قدم لگتے نہیں زمیں پر
جو اسے قسمت کی تحریر مل گئی ہے

……☆……

ہماری آنکھوں میں جب تمہارے سراب آئے
اس کے بعد آنکھوں میں تمہارے خواب آئے

نہ جانے تم نے اس دل پہ کیسے قابو پا لیا
ورنہ میری زندگی میں لوگ بے حساب آئے

جی چاہتا ہے تمہیں محبت بھرا خط لکھوں
پھر خیال آیا پہلے خطوں کا تو جواب آئے

گئے تھے الفت کے بازار خوشیاں خریدنے
اپنے ساتھ لے کر زمانے کہ عتاب آئے

ہم جب بھی محبت کی تلاش میں نکلے
ایک بار بھی نہ ہو کے کامیاب آئے

......☆......

محبت میں ہم لوگ ریا کاری نہیں کرتے
تیرے سِوا کسی کی تابعداری نہیں کرتے

سچائی میں لوگ ہماری مثالیں دیتے ہیں
دوست ہو یا دشمن ہم عیاری نہیں کرتے

جو ہماری آنکھوں میں ایک بار بس جائے
سچ بات کہنے میں ہم تیاری نہیں کرتے

شکایتوں کی فہرست بنائے رکھتے ہیں
ہمارے نام پیار بھرا پیغام جاری نہیں کرتے

تصور میں جب تم سے باتیں ہوتی ہیں
پھر ہم آرام رات ساری نہیں کرتے

......☆......

دل کی گلی سے جب وہ گزرتا ہے
میرے لہو میں قیامت برپا کرتا ہے

سر عام وہ میر ے سامنے نہیں آتا
شاید اپنی بدنامی سے ڈرتا ہے

میں جب اسے اپنے پا س بلاتا ہوں
وہ مجھے ملنے سے شرماتا ہے

شاید صبا کی اس سے ان بن ہے
اس کی زبانی پیغام نہ بھجواتا ہے

وہ تو میری آنکھوں سے ہٹتا نہیں
کوئی بتائے کیا اصغر اُسے یاد آتا ہے

......☆......

تیری چاہت کا دعویدار ہوں
میں تیرا طلب گار ہوں

میں آدمی بڑا خود دار ہوں
دشمن نہیں تیرا یار ہوں

تو کون سا فرشتہ ہے
اگر میں گناہ گار ہوں

دنیا میں اور بھی ہیں
تیری محبت کا بیمار ہوں

مجھے آزما کے تو دیکھ
میں آدمی بڑا دلدار ہوں

بچپن میں چپ چپتا تھا
اب ذرا ہوشیار ہوں

......☆......

کسی کو تُربت نہ ملی کسی کو کفن نہ ملا
کسی کو چین نہ ملا کسی کو سکون نہ ملا

ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ساری عمر گزاری
اور سب تو پا لیا مگر تیرا چمن نہ ملا

سبھی بُزدل ملتے رہے زندگی بھر
کوئی ایک بھی بہادر دُشمن نہ ملا

دُنیا کے ہر خطے میں جا کر دیکھ لیا
کسی ملک میں مکمل امن نہ ملا

سب ریا کار لوگ ملتے رہے تمام عمر
کوئی ایک بھی پاک دامن نہ ملا

......☆......

دوست ہوتے ہیں دوستی نبھانے کے لئے
آنسو ہوتے ہیں یار کی خاطر بہانے کے لئے

زندگی میں کچھ ایسے پیارے لوگ ملتے ہیں
اک مدت لگتی ہے انہیں بھلانے کے لئے

کوئی پریم کہانی لکھنے سے قبل سوچ لینا
کردار ضروری ہیں افسانے کے لئے

زندگی میں کبھی آندھیاں کبھی طوفاں
دل میں فکر رہتی ہے آشیانے کے لئے

مذاق ہی مذاق میں اسے خفا کرتا رہتا ہوں
کئی سرپھرے یار ہوتے ہیں منانے کے لئے

......☆......

اسے دیکھتے ہی دل میرا مچل گیا
اس کا حسن دیکھ کر میں پھسل گیا

اس کی آواز میں کوئی ایسا جادو تھا
سنتے ہی میں گھی کی طرح پگھل گیا

میں اس کی راہ میں پھول بچھا دیتا
یہ دیوانگی دیکھ کر وہ راستہ بدل گیا

جو ارمانوں کی کشتی ساتھ لایا تھا
زندگی کو غم کا سمندر بنا کر نکل گیا

اُس کے گھر جا کر ہی دم لوں گا
جس روز مجھے اُس کا پتہ مل گیا

......☆......

کسی کے حسن پہ نگاہ کر بیٹھا ہوں
میں سارے زمانے کو گواہ کر بیٹھا ہوں

عدالت میں جس کی سخت سزا ہے
انجانے میں وہی گناہ کر بیٹھا ہوں

وہ نہیں جانتے کہ محبت کیا ہے
جن کے پیار میں زندگی تباہ کر بیٹھا ہوں

وہ میرے پیار کو کھیل سمجھتا ہے
جس کی خاطر کئی کاغذ سیاہ کر بیٹھا ہوں

حسن کی عدالت میں سچ بات کیا کہہ دی
سادگی میں یہ کیسی خطا کر بیٹھا ہوں

......☆......

جس کے نام سے زیست میں خوشی ہے
اسی یارے سے ملنا میری بے بسی ہے

میرے دل میں دھڑکن کی طرح بستی ہے
اس سے پیار کرنا ہی میری بندگی ہے

جب تک میری زیست میں وہ شامل ہے
میری زندگی میں نہ کسی چیز کی کمی ہے

اس کی دید سے آنکھوں کی پیاس بجھے گی
ایک بار اسے دیکھنے کی تشنگی ہے

اس کے گالوں کے گڑھے پیارے لگتے ہیں
میری جانب دیکھ کر جب وہ ہنستی ہے

......☆......

میرا دل رات بھر جلتا رہتا ہے
کمرے میں دھواں بکھرا رہتا ہے

دل کی آگ تو جلد بجھ جاتی ہے
گیلی لکڑی کی طرح جلتا رہتا ہے

وہ میرے دل کی خبر نہیں لیتے
جن کی جدائی میں تڑپتا رہتا ہے

میں آرام سے سویا رہتا ہوں
میرا دل کروٹیں بدلتا رہتا ہے

کوئی حسین صورت دیکھنے کی دیر ہے
پھر سارا دن زور سے دھڑکتا رہتا ہے

......☆......

کسی کا پیار پانے میں دیر لگتی ہے
دل میں جگہ بنا نے میں دیر لگتی ہے

ہم جنہیں اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں
ان کی حقیقت کھلنے میں دیر لگتی ہے

جنہیں روزگار سے فرصت نہیں ملتی
انہیں کوئی دل چرانے میں دیر لگتی ہے

یہاں دوسروں کا سہارا کام نہیں آتا
دنیا میں اپنا مقام بنانے میں دیر لگتی ہے

جن کے لئے دھن دولت ہی سب کچھ ہے
اُن کی زندگی میں ساتھی آنے میں دیر لگتی ہے

......☆......

جس پہ کوئی قابض نہیں ایسی جاگیر ہوں
میں بھی کسی کے خوابوں کی تعبیر ہوں

شائد کل کوئی مجھ سے یہ بات کہنے آئے
میں اس کے ہاتھوں میں لکھی تحریر ہوں

مجھے اس نے کبھی موقعہ ہی نہیں دیا
وہ پرکھے تو جانے میں وفا کی تصویر ہوں

اب تو میری بات کو مان لو جانم
دنیا میں صرف میں تیری تقدیر ہوں

میرے پاس دھن دولت کی کمی ہے
مگر دل کا میں شہنشاہ جہانگیر ہوں

......☆......

ہم سے بھی کسی کو محبت ہوئی تھی
جس کی خاطر سب سے عداوت ہوئی تھی

اُس کی اُلفت کی یاد ستاتی رہتی ہیں
جس کے ساتھ ابتداء چاہت ہوئی تھی

محبت خدا کی ایک ایسی عطا ہے
ہمیں بھی نصیب یہ نعمت ہوئی تھی

وہ پل بھی آنکھوں کہ سامنے ہے
جس پل ان سے پہلی ملاقات ہوئی تھی

پہلی بار جب اُن سے بات ہوئی تھی
زندگی میں خوشیوں کی برسات ہوئی تھی

......☆......

وعدہ کیا ہے تو نبھاتے جانا
محبت کا یہ خزانہ لٹاتے جانا

پھر کب پلٹ کر اس نگر آؤ گے
ہو سکے تو اتنا ہمیں بتاتے جانا

کسی کو کھونے کا غم نہ کرنا
منزل کی جانب مسکراتے جانا

یہاں جذبات کی کوئی قدر نہیں
درد میں آنسو نہ بہاتے جانا

تیرے بعد جو دلوں کو معطر کر لے
پیار کی خوشبو بکھراتے جانا

......☆......

پُورا اُن کا کہا کر دیا ہے
دل سے اُن کو جُدا کر دیا ہے

اپنے پیار کے زنداں سے
اُنہوں نے ہمیں رہا کر دیا ہے

اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے
تیری محبت نے تباہ کر دیا ہے

اس نے ایسا مجھ پہ کرم کیا
ہر خوشی کو لا انتہا کر دیا ہے

دِل پہ اب کوئی بوجھ نہیں
دوستی کا فرض ادا کر دیا ہے

......☆......

جو تم کہو تو جہاں سے گزر جائیں
جی چاہتا ہے تیرے پیار میں مر جائیں

دنیا والے ہمیں ہمیشہ یاد رکھیں
آؤ ہم دونوں کوئی ایسا کام کر جائیں

دنیا ہمارے قدموں کے نشاں ڈھونڈھے
میں اور تو جس راہ سے گزر جائیں

زیست میں غموں کی بھرمار ہو تو کیا
ہم وہ نہیں جو پیار سے مکر جائیں

اپنے دکھوں کو دل میں چھپا کر
سب کا دامن خوشیوں سے بھر جائے

......☆......

تیرے پیار کے سہارے چلے جا رہے ہیں
زمانے بھر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں

تُم جہاں ہو وہیں پہ میرا انتظار کرنا
کل پہلی فلائٹ سے ہم بھی آ رہے ہیں

تمہارے پاس فقط آ ہی نہیں رہے بلکہ
اپنے ساتھ ڈھیروں خوشیاں لا رہے ہیں

خوشی کے مارے آنسو نہیں رُکنے پاتے
رُکنے کا نام لیتے یہ بہتے جا رہے ہیں

تمہارا دِل یُوں منہ زبانی خوش کر کے
دیکھو دوست ہم کتنا ثواب کما رہے ہیں

......☆......

پیار محبت میں کبھی شکوے نہیں ہوتے
چاہنے والے کسی کو دھوکہ نہیں دیتے

جنہیں ایک بار کسی سے پیار ہو جاتا ہے
پھر وہ لوگ راتوں کو نہیں سوتے

ہم نے بھی محبت میں کئی بار مقدر آزمائے
مگر ہمیں ہر کسی سے ملے ہیں دھوکے

ذرا سوچو تو تمہارے بن میرا کیا حال ہو گا
اسے کہہ دو ہمیں جائے نہ تنہا چھوڑ کے

ہم تم سے ملنے آتے رہیں گے
وہ کون ہے جو ہمیں ملنے سے روکے

......☆......

سارا دن لکھنے میں مشغول رہتا ہوں
پیاری باتیں لکھتا حسب معمول رہتا ہوں

دنیا میں اچھی یادیں چھوڑ جاتی ہیں
میں کبھی نہ لکھتا فضول رہتا ہوں

کانٹوں کی سیج پہ بسیرا ہے میرا
خاروں کے درمیاں بن کر پھول رہتا ہوں

جن میں منافقت و دھوکہ بازی نہ ہو
میں بناتا ایسے اصول رہتا ہوں

مجھے سستی شہرت کی چاہت نہیں
جس حال میں رہوں مقبول رہتا ہوں

......☆......

وہ تو چل دیا اپنی رُوداد سنا کر
میں روتا رہا اسے دھرا دھرا کر

وہ چہرہ نظر سے ہٹاؤں کیسے
جو چلا گیا پیار کی برسات برسا کر

زندگی نے گر مجھ سے وفا کی
تو دید کروں گا اس کے شہر جا کر

ایک بار وہ اجنبی ملے تو سہی
اسے رکھوں گا دل کی رانی بنا کر

اس کے سِوا کسی کا تصور نہ کرنا
یہ بات رکھی ہے دل کو سمجھا کر

......☆......

میرے یار نے بھیجی ہے

میرے یار نے بھیجی ہے
ایک پیار بھری چٹھی
لکھا ہے کیا ہم تمھیں
اسی طرح یاد آتے ہیں
کیا آپ آج بھی میری
تصویر کو سینے سے
لگا کر سو جاتے ہیں
کیا اب بھی رات بھر
جدائی میں روتے ہو
یا کچھ دیر سوتے ہو
میں کیا لکھوں کہ
تم مجھے کتنے یاد آتے ہو
میری نیندیں اُڑاتے ہو
تم بن میرا جینا محال ہے

اب مجھے اور نہ تڑپاؤ

ہو سکے تو مجھے بھول جاؤ

کہیں اور جا کر نئی دنیا بساؤ

خط کو جتنی بار پڑھتا ہوں

میں اتنی بار مرتا ہوں

......☆......

جس دن سے میرا یار رُوٹھ گیا ہے
اس دن سے لکھنا چُھوٹ گیا ہے

ہم نے جس کے دل کو سکون بخشا
آج وہی میرا چین لُوٹ گیا ہے

کہتا تھا زندگی بھر ساتھ نبھاؤں گا
لگتا ہے وہ بول کر جھوٹ گیا ہے

اب تو ہی بتا وہ کیسے کچھ لکھے
جب اصغر کا دِل ہی ٹوٹ گیا ہے

......☆......

جو ہمدرد بن کر زندگی میں آتے ہیں
وہ سر درد دے کر چلے جاتے ہیں

ان کی یاد میں دل تو اُداس رہتا ہے
مگر دُنیا کے سامنے مسکراتے ہیں

جو کسی دل کا کھلونا توڑ جاتے ہیں
وہ لوگ جیتے جی آنسو ہی بہاتے ہیں

نہ جانے کس نے مجھے بدعادی ہے
جو میرے یارانے جلد ٹُوٹ جاتے ہیں

جو لوگ میری آنکھ کو بھاتے ہیں
وہی یار اصغر سے رُوٹھ جاتے ہیں

......☆......

مجھ سے آنکھیں بے شک نہ چار کر
مگر مجھ سے ملنا تو نہ دشوار کر

ایسا محبوب ڈھونڈھنے سے نا ملے گا
میری اس بات کا خدا کہ لیے اعتبار کر

ہر روز کھانا بے شک باسی کھلایا کر
لیکن باتیں تو مجھ سے ذرا مزے دار کر

تیری نفرت انتہا کو پہنچ چکی ہے
تجھے سکوں ملے گا مجھے مار کر

مرنے سے قبل دِل میں کوئی خواہش نہ رہے
تو جی بھر اپنے اصغر سے پیار کر

......☆......

کبھی نیند تو کبھی تیری یاد آتی ہے
جب تیری یاد آتی ہے تو نیند اُڑ جاتی ہے

ایک ملاقات کے سِوا اور کچھ نہیں مانگا
اتنی سی بات کے لیے تو کیوں تڑپاتی ہے

کہاں اس دلدل میں خود کو پھنسا بیٹھا
تجھے مناتا ہوں تو پڑوسن رُوٹھ جاتی ہے

اب آنسو بہانے کے سِوا کوئی کام نہیں ہے
کبھی تیری یاد تو کبھی پڑوسن رُلاتی ہے

تم سے تو ہمسائی کی ساس اچھی ہے
جو چوری خوابوں میں مل جاتی ہے

دن رات میں اُس کی سلامتی کی دعا کرتا ہوں
جو میرے اُداس دل کو خوش کر جاتی ہے

......☆......

زندگی تیرے انتظار میں گُزر رہی ہے
دل کی ہر تمنا سسک کر مر رہی ہے

اب تو مجھ سے ملنے چلے بھی آؤ
آنکھ دیکھنے کی آرزو کر رہی ہے

ہجر کی سزا تو مجھے ملی ہے
بتا تو کیوں سسکیاں بھر رہی ہے

آخر وقت بھی تیرا نام ہے لبوں پر
تجھ سے محبت تمام عمر رہی ہے

جدائی کی آگ میں تم نہیں جلے
کچھ ایسی ہی حالت اُدھر رہی ہے

......☆......

میری حسرتوں کو جواں کرتا ہے
مگر ملنے کا وعدہ کہاں کرتا ہے

اس کے من میں اُلفت بسانے کہ سوا
اصغر اور کوئی اُمنگ کہاں کرتا ہے

اُسے مجھ سے بے حد پیار ہے لیکن
یہ بات وہ کبھی نہ عیاں کرتا ہے

اُسے اُس بات کی خبر ہی نہیں
ایسا کر کہ وہ کتنا پریشان کرتا ہے

مجھے تیری جُدائی اُداس رکھتی ہے
ورنہ اصغر کب غم دوراں کرتا ہے

......☆......

میرے دل میں اگر کسی کا نہ بسیرا ہوتا
اپنی زیست میں تنہائیوں کا اندھیرا ہوتا

ہمارے مقدر کے ستارے جو مل جاتے
پھر میرے ہاتھ میں ہاتھ تمہارا ہوتا

ہم سر کے بل چل کر آتے
تم نے ایک بار اگر اصغر کو پکارا ہوتا

......☆......

کڑے وقت میں دوستی توڑا نہیں کرتے
اپنے پیاروں سے مُکھ موڑا نہیں کرتے

ہمسفر کے بنا سفر کٹھن ہو جاتا ہے
آدھے راستے میں ساتھ چھوڑا نہیں کرتے

ہر دل پھول کی صورت ہوتا ہے دوستو
اسے سونگتے ہیں مروڑا نہیں کرتے

صبر کی بھٹی یہاں پک کر وہ کندن بنتا ہے
جو مصائب میں بھی دل تھوڑا نہیں کرتے

حقیقت سے منہ موڑتے نہیں ہیں لیکن
سراب کے پیچھے کبھی دوڑا نہیں کرتے

......☆......

کسی دل میں جگہ بنانے میں دیر لگتی ہے
کسی کا سچا پیار پانے میں دیر لگتی ہے

بڑا دشوار ہے کسی دل کا محاذ فتح کرنا
وہا ں اپنا جھنڈا لہرانے میں دیر لگتی ہے

جن کے مقدر میں غم کے سوا کچھ نہ ہو
ان کی قسمت بدلنے میں دیر لگتی ہے

نہ جانے محبت میں کیوں ایسا ہوتا ہے
کسی انسان کو بھلانے میں دیر لگتی ہے

کاش اپنی زندگی میں ملن کی گھڑی آئے
ایسے حسیں لمحے آنے میں دیر لگتی ہے

......☆......

نہ جانے پیار کی قدر وہ کب جانے گا
جب ہم نہ ہوں گے شائد تب جانے گا

پریم کے بندھن میں جو بند گیا ہے
بے قراری کیا ہے وہ اب جانے گا

وہ میرے پیار کو سمجھنے لگا ہے
اس سے کتنی محبت ہے سب جانے گا

جس کے دل میں نفرت بھری ہے
ایک دن چاہت کو اپنا مذہب جا نے گا

اس سے جب کوئی اپنا جدا ہوا
پھر وہ بھی دنوں کا حساب جانے گا

......☆......

زندگی تیرے انتظار میں گزر رہی ہے
دل کی ہر تمنا سسک کر مر رہی ہے

اب تو مجھ سے ملنے چلے بھی آؤ
آنکھ دیکھنے کی آرزو کر رہی ہے

ہجر کی سزا تو مجھے مِلی ہے
بتا تو کیوں سسکیاں بھر رہی ہے

آخر وقت بھی تیرا نام ہے لبوں پر
تجھ سے محبت تمام عمر رہی ہے

جُدائی کی آگ میں تمہی نہیں جلے
کچھ ایسی ہی حالت اِدھر رہی ہے

......☆......

وہ جب بھی میرا خط پڑھتی ہو گی
تصور میں مجھ سے لڑتی ہو گی

مارے شرم کے ذکر نہ کرتی ہوگی
اکیلے میں اس خط کو چومتی ہوگی

کسی کام میں اس کا جی نہ لگتا ہو گا
ہر بات اس کے ذہن میں گھومتی ہوگی

سہیلیاں پوچھتی ہوں گی خط کس کا ہے
جواب میں وہ کچھ نہ بولتی ہو گی

آئینے میں جب اپنا حسن دیکھتی ہو گی
دانتوں میں دوپٹہ دبا کر شرماتی ہوگی

جیسے میں اسے کسی پل نہیں بھولتا
اسی طرح اسے میری یاد آتی ہوگی

......☆......

محبت کی دنیا کا کیسا دستور ہوتا ہے
جسے پیار کریں وہی ہم سے دور ہوتا ہے

الفت میں کوئی دیوانہ جب بدنام ہوتا ہے
پھر کہیں جا کر وہ مشہور ہوتا ہے

ہم جس محفل میں اپنا کلام سناتے ہیں
وہیں کوئی نہ کوئی حاسد ضرور ہوتا ہے

ہم تو عشق کا آغاز کرتے ہی کہتے ہیں
دیکھتے ہیں خدا کو کیا منظور ہوتا ہے

محبت میں کبھی کوئی تفریق نہیں ہوتی
چاہت میں نہ کوئی رانی نہ مزدور ہوتا ہے

......☆......

ہم بھی تیرے یار تھے کسی زمانے میں
تجھ پہ لٹا دی چاہت جو تھی خزانے میں

خود روتے ہیں اور وں کو جگاتے ہیں
تمہیں کیوں اتنی دیر ہو رہی ہے آنے میں

سبھی کہتے ہیں دوست کو آزماتے نہیں
ہمیں مزہ آتا ہے کسی کو آزمانے میں

پہلے پہل تو بڑا جلد بہل جاتا تھا دل
اس بار بڑی دیر لگی اسے بہلانے میں

میرے گھر میں بھی خوشیاں لوٹ آئیں
جو تو چلی آئے میرے غریب خانے میں

......☆......

اک شمع پہ دل نثار کر بیٹھا ہوں
بن دیکھے اسے پیار کر بیٹھا ہوں

وہ دل کی گلی سے شائد گزرے
اپنے بالوں کو سنوار کر بیٹھا ہوں

دیکھنا یہ اسے موم کردیں گے
اس کی نذر جو اشعار کر بیٹھا ہوں

ایک دن وہ اس میں آکر بسے گا
اس کی خاطر محل تیار کر بیٹھا ہوں

دِل کی سودے میں نقد چلتا ہے
مگر میں اُس سے اُدھار کر بیٹھا ہوں

......☆......

وہ خوابوں میں آتی تھی کبھی خیالوں میں
رات کی تیرگی میں کبھی دن کے اجالوں میں

میں اس بے وفا کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر
آخر آ ہی گیا اس کی دلفریب چالوں میں

اس کے ساتھ میرے جو بھی لمحے بیتے
وہ سب گزرے جوابوں اور سوالوں میں

تمہاری محفل سے ہم جا رہے ہیں جاناں
لوٹ کر آ جاہیں گے دس بیس سالوں میں

غم دینے والے سے ہم گلہ نہیں کرتے
یہی بات منفرد ہے ہم دل والوں میں

......☆......

پیار کرو تو بہادر حسینہ سے کرو
لیکن بزدل دشمنوں سے ہمیشہ ڈرو

زندگی میں جسے ایک بار اپنا بنا لو
تمام عمر تم اسی کے ساتھ جیو مرو

دنیا میں محبت کی تصویر بن کر رہو
اک دوجے سے کبھی نہ لڑو جھگڑو

چاہت کا اظہار کرنے میں دیر نہ کرنا
یہ نہ ہو پھر تمام عمر اپنے ہاتھ ملو

......☆......

سوچتا ہوں کیا ہو گا حال اس کا
بار بار کیوں آتا ہے خیال اس کا

جس سے مجھے بے حد پیار ملا
میں بھول نہیں سکتا جمال اس کا

ہا ہیں بھرتے اک عمر گزری ہے
ابھی تک ہوا نہیں وصال اس کا

اس برس وہ مجھے بہت یاد آیا
میری نظر میں یہ ہے سال اس کا

میری یادوں کے سہارے جی رہا ہے
اصغر یہی تو ہے کمال اس کا

......☆......

میری زندگی میں خوشیاں بکھراتے جانا
غم کے عالم میں بھی تم مسکراتے جانا

تیری جدائی میں راتوں کو جاگ جاگ کر
اب تو اپنا معمول بن گیا ہے آنسو بہاتے جانا

تمہارے بے چین دل پہ کیا گزر رہی ہے
جاتے ہوئے مجھے دل کا حال سناتے جانا

میری گلی سے جس دن تمہارا گزر ہو
اپنی ہرے کانچ کی چوڑیاں کھنکا تے جانا

آج کے بعد پھر کب اصغر سے ملنے آؤ گی
فقط اتنی سی بات تم ہمیں سمجھاتے جانا

......☆......

پل پل تمہیں یاد کیے جا رہے ہیں ہم
جدائی کے آنسو پیئے جا رہے ہیں ہم

دنیا میری اداسی کا سبب نہ جان لے
خوشی خوشی جیے جارہے ہیں ہم

تمہارے بن جینا ہمیں سزا لگتا ہے
تیری یاد کہ جام پیے جارہے ہیں ہم

اسے میری مجبوری سمجھو یا بے وفائی
تنہا جینے کا گناہ کیے جارہے ہیں ہم

نہ جانے تم کب میرے دیس آؤ گے
اسی اک آس پہ جیے جارہے ہیں ہم

اس کا نتیجہ جب آیا تو دیکھیں گے
اتنا کڑا جو امتحاں دیئے جارہے ہیں ہم

......☆......

محبت کرنے والے سدا سچ بولتے ہیں
کم ظرف لوگ بات کو کب تولتے ہیں

ہر کسی کی خوبیوں پہ نظر رہتی ہے
کسی دوست کے عیب نہ ہم ٹٹولتے ہیں

ہمیں خود ہی خاک میں ملا کر دوست
اب آپ کیوں اسے بار بار پھولتے ہیں

تقدیر کا ایک سُنہری اصول ہے
ہم لوگ وہی کاٹتے ہیں جو بوتے ہیں

ہم تو تمام عمر بیدار رہے ہیں جاناں
مگر ہمارے مقدر ابھی تک سوتے ہیں

......☆......

سوتے جاگتے دیکھتا تیرے خواب رہتا ہوں
کیا کہوں تجھے ملنے کو کتنا بے تاب رہتا ہوں

تجھے بار بار ہچکیاں تو آتی ہوں گی صنم
دن رات تجھے یاد کرتا بے حساب رہتا ہوں

جسے پانا میرے بس کی بات نہیں
پھر کیوں جیون کرتا خراب رہتا ہوں

ایک دن اسے تیری نذر کروں گا
لکھتا جو اپنے دل کی کتاب رہتا ہوں

تیری محبت میں کیا پایا کیا کھویا
اس بات کا کرتا حساب رہتا ہوں

......☆......

وہ اس کا نظروں سے سلام کر جانا
مجھے پہلی نظر میں غلام کر جانا

جب کبھی سر راہ مجھ سے مل جانا
ایک پیارا سا شعر میرے نام کر جانا

پہلی نظر سے ہمیں گھائل کر کے
ایسے میں ہمارا کام تمام کر جانا

ہمارے سامنے سے بے خبر گزر جانا
اپنی حسیں آنکھوں سے کلام کر جانا

جو تم نے مجھ سے آخری خواہش پوچھی ہے
میرے نام اپنی آنکھوں کا ایک جام کر جانا

......☆......

تیرے خیالوں میں کھونا اچھا لگتا ہے
تیری یاد میں آنسو بہانا اچھا لگتا ہے

بار بار رُوٹھنے والوں کو مناتے نہیں
پہلی بار روٹھنے والے کو منانا اچھا لگتا ہے

جس سے مجھے تیری قربت نصیب ہو
اس طرح کا ہر بہانہ اچھا لگتا ہے

نیا محبوب زندگی سے سمجھوتہ ہے
حقیقت میں ساتھی پرانا اچھا لگتا ہے

اصغر غریب کے دل کو اپنا سمجھ کر
اس میں تمہارا آنا جانا اچھا لگتا ہے

......☆......

کیسے کہیں آپ ہمیں کتنے پیارے لگتے ہیں
کبھی مہتاب تو کبھی ستارے لگتے ہیں

آپ کے ساتھ چاہت کی کشتی میں بیٹھ گے
دیکھنا ہے کب ہم دونوں کنارے لگتے ہیں

آج رات جتنے بھی آسماں پہ چمک رہے ہیں
وہ سبھی ہمارے بخت کے تارے لگتے ہیں

جب کبھی ہم دونوں کہیں ساتھ ہوتے ہیں
سب کہتے ہیں ہم بڑے پیارے لگتا ہیں

محبوب کی جدائی میں دن رات جلتے ہیں
اسی لیے دنیا والوں کو ہم بیچارے لگتے ہیں

......☆......

جب کسی سے شناسائی نہیں تھی
تب نیند اپنی تھی پرائی نہیں تھی

وہ وفا کا ایک ایسا مجسمہ تھی
اوروں کی طرح ہر جائی نہیں تھی

میں نے صرف پیار کا نام ہی سنا تھا
حقیقت کسی نے سمجھائی نہیں تھی

میری شاعری بھی پھیکی پھیکی تھی
جب وہ میری زندگی میں آئی نہیں تھی

ہم غم کا مفہوم جانتے نہ تھے
جب تک پیار میں ٹھوکر کھائی نہیں تھی

......☆......

پیار کرنے سے قبل میں گھبراتا بہت تھا
چاہت کا اظہار کرنے سے شرماتا بہت تھا

اگر کسی کی آنکھیں مجھے پیاری لگتیں
ان کے جام بن پیئے ہی لڑکھڑاتا بہت تھا

پیار کرو گے تو کسی کام کے نہیں رہو گے
ایسی باتوں سے ہر کوئی ڈراتا بہت تھا

آج وہ بھی مجھ سے پرائی ہو چکی ہے
محلے میں جس کی دید کو جاتا بہت تھا

اپنے اس ہمزاد کو اب دفن کر چکا ہوں
جو جھوٹوں کی باتوں میں آتا بہت تھا

آج وہ کسی کی الفت کا دیوانہ ہے
جو پیار کرنے سے کتراتا بہت تھا

......☆......

اس کے پیار میں یہ کمائی ہوئی ہے
نصیب عمر بھر کی تنہائی ہوئی ہے

جس کی خاطر چین و سکوں گنوایا
آج وہ بھی مجھ سے پرائی ہوئی ہے

اس طرح طوفاں بھی نہیں آتا کبھی
جیسے غموں کی چڑھائی ہوئی ہے

قسمت نے مجھ پہ اتنے ستم ڈھائے
لگتا ہے شرم سے شرمائی ہوئی ہے

خواہشیں ایک ایک کر کے مری ہیں
ارمانوں کی چادر ان پہ چڑھائی ہوئی ہے

......☆......

جس دن مجھے اس سے محبت ہوئی تھی
خوشی سے میرے سینے لگ کر روئی تھی

میں رات بھر اسے پیار سے دیکھتا رہا
شائد پہلی بار وہ سکون سے سوئی تھی

سحر ہوتے ہی مجھے بھی نیند آگئی
پھر خوب خوابوں کی فصل بوئی تھی

اس دن آنسوؤں کی خوب برسات ہوئی
جب آخری بار مجھ سے جدا ہوئی تھی

اس کی جو سہیلی اسے مل کرآتی ہے
وہی کہتی ہے وہ تیری یاد میں کھوئی تھی

......☆......

عاشق لوگ مسکراتے نہ روتے ہیں
ایسے انسان بڑے ہی وفا ہوتے ہیں

تم سے ملنے کا ارماں تب جاگتا ہے
جب خوابوں کی دنیا میں کھوتے ہیں

انہیں تو صرف ملنے سے غرض ہے
وہ کیا جانیں ہم مجبور بھی ہوتے ہیں

راتوں کو کہیں آنکھ نہ کھل جائے
ارمانوں کو دفن کرکے سوتے ہیں

دل تو اصغر کا ٹوٹا ہے جان من
پھر بتایئے بھلا آپ کیوں روتے ہیں

......☆......

سنا ہے انداز اس کا شاعرانہ ہے
میرا تعارف جس سے غائبانہ ہے

شائد اس کے برے دن آگے ہیں
یہ دل جو اس کا دیوانہ ہے

حق کی خاطر لڑنا پڑتا ہے
ویسے کب کسی نے مانا ہے

محبت کا مزہ اس سے پوچھو
جس کا کسی سے یارانہ ہے

آ چھوڑ چلیں اس شہر کو اصغر
چل جہاں پہ اپنا آب و دانہ ہے

......☆......

پیار کرنے والوں کو ستایا نہیں کرتے
محبت کرنے والوں کو آزمایا نہیں کرتے

دل میں خاص لوگوں کو پناہ ملتی ہے
اس میں ہر کسی کو بسایا نہیں کرتے

محبت تو قدرت کی بہت بڑی نعمت ہے
یہ گر مل جائے تو ٹھکرایا نہیں کرتے

تم بھی کسی سے پیار کا بندھن باندھ لو
یہاں ایسے موقعے بار بار آیا نہیں کرتے

جو کشتی کے مسافر ہوتے ہیں
وہ طوفانوں میں بھی گھبرایا نہیں کرتے

......☆......

دل کو چھوڑ کر مہمان چلے گے
آئے تھے بہت سب ارمان چلے گے

جو آئے تھے گلشن میں بہار لے کر
کرکے میرا چمن ویران چلے گے

بھلے دنوں کے جو لوگ ساتھی تھے
برے وقت میں وہ مہربان چلے گے

میرے دل میں آئے تھے سدا کے لیے
دوسرے دن چھوڑ کر سامان چلے گے

جنہیں بڑا گھمنڈ تھا اپنی طاقت کا
دنیا سے بڑے بڑے طرم خان چلے گے

......☆......

جو زندگی میں مسیحا بن کر آیا تھا
دوا کے بدلے زہر اسی نے پلایا تھا

ہم اسے اپنا ہمنوا سمجھ بیٹھے
جو دشمن بنکر زندگی میں آیا تھا

یہ تجھے برباد کرکے دم لے گا
یہ سب نے مجھے سمجھایا تھا

اس کی چاہت میں ایسا کھویا
اس کے فریب کا خیال نہ آیا تھا

خوابوں میں جسے اپنا سمجھا
کھلی جو آنکھ تو وہ پرایا تھا

......☆......

پہلے تو دل بے قرار کرتا ہے
پھر ملنے سے انکار کرتا ہے

کبھی ایک بار آ کر تو دیکھے
کوئی اس کا انتظار کرتا ہے

میرے دل میں جو کھنڈر ہیں
اب وہ انہیں استوار کرتا ہے

میں سپنوں کہ محل بناتا ہوں
پل بھر میں وہ مسمار کرتا ہے

ایک دن وہ یہاں آ کر بسے گا
جو بستی اصغر تیار کرتا ہے

......☆......

ایک دن ختم ہو جاتی ہے زندگانی
رہ جاتی ہے صرف ایک کہانی

مرنے کے بعد برسی مناتے ہیں
جیتے جی جنہوں نے قدر نہ جانی

انسان کا جسم تو فنا ہوجاتا ہے
مگر رہ جاتے ہیں اشعار نشانی

جس کی وفا پہ مجھے ناز تھا
وہی دوست دے گیا آنسو نشانی

اتنی پیاری یادیں بخشنے والے
اصغر کہتا ہے تیری بڑی مہربانی

......☆......

اس سے زیادہ کہاں چاہتے ہیں
آپ کے دل میں مکاں چاہتے ہیں

ہمیں تم سے کتنی محبت ہے
دنُیا پہ کرنا یہ عیاں چاہتے ہیں

ہر کسی سے ہمیں نفرت ملی
آپ جیسا مہرباں چاہتے ہیں

دل کا گلشن ویران رہتا ہے
اس کے لیے باغباں چاہتے ہیں

بے حس دنُیا سے وفا کی اُمید
یہ گراں چیز ہم ناداں چاہتے ہیں

......☆......

اک مہ جبیں کہ دل میں جگہ بنانا چاہتا ہوں
اس شعلہ روکی روح میں سمانا چاہتا ہوں

اسے ساری دنُیا کی سیر کرانا چاہتا ہوں
ایک بار پھر تاریخ کو دھرانا چاہتا ہوں

میرے خوابوں سے جو جانے کا نام نہیں لیتا
اسے حقیقت میں خود سے ملانا چا ہتا ہوں

دل کی کیا حالت ہوتی ہے اسے دیکھے بنا
اپنا سینہ چاک کر کے اسے دکھانا چاہتا ہوں

اک مدت روتے ہوئے گزری ہے
اب میں بھی اروں کی طرح مسکرانا چاہتا ہوں

......☆......

میری آنکھوں کو تیرا انتظار ہے پیارے
تُو بھی ستالے دشمن سنسار ہے پیارے

جی چاہتا ہے تیری خاطر سب بھلا دوں
تو ہی میرے دل کی پکار ہے پیارے

تو حقیقت نہیں میرا تخیل ہی سہی
دُنیا میں ایک تُو ہی میرا یار ہے پیارے

تجھے دینے کو میرے پاس کچھ نہیں
اک زندگی ہے وہ بھی ادھار ہے پیارے

میری طرح تُو غم سے دوستی کر لے
یہ خوشی تو آتی جاتی بہار ہے پیارے

......☆......

بد ذوق کیا جانیں گے شعر و سخن کیا ہے
پاکیزہ شاعری تو روحوں کی غذا ہے

اسے صفحۂ قرطاس پہ لانے کے عوض
اس بات کی مجھے ملی کڑی سزا ہے

تخیل سے باتیں کر کے دل بہلا لیتا ہوں
ورنہ اس دنیا میں کوئی نہ آشنا ہے

اللہ اپنے خاص بندوں کو آزماتا رہتا ہے
وہ بڑا بے پرواہ ہے مگر رحمت لاانتہا ہے

اچھے وقت میں برے وقت کو بھی یاد رکھ
مولا ہر طرح کے دن انسان کو دکھلاتا ہے

......☆......

دکھی لوگوں کے درد بٹا لیتا ہوں
ایسا کرکے نیکیاں کمالیتا ہوں

مصائب میں کبھی گبھراتا نہیں
میں یوں اپنا صبر آزمالیتا ہوں

دوستی کی خاطر مسکراتے ہوئے
خوشی سے زخم کھالیتا ہوں

غموں کے سمندر میں جاکر
ناؤ خوشیاں کی بہالیتا ہوں

ایک مسکراہٹ کا محتاج ہوں
میں اس سے اور کیا لیتا ہوں

......☆......

اس یار کا خیال آئے تو رو لیتا ہوں
داغ دل کے اشکوں سے دھو لیتا ہوں

آنکھوں کو تشنگی ہے اسے ملنے کی
اس کے غم میں انہیں بگھو لیتا ہوں

اس کی زیست کی اندھیری راتوں کو
اپنے پیار کے چراغ کی لو دیتا ہوں

دن بھر مزدوری کر کے وہ کماتا ہوں
اس کے دل میں رہنے کا کرایہ جو دیتا ہوں

......☆......

دل کا شیشہ جو توڑ گیا ہے
تنہا ہم کو وہ چھوڑ گیا ہے

جس سے خوشیاں مانگیں
وہ درد سے ناطہ جوڑ گیا ہے

یہ خون کے دھبے گواہ ہیں
دیوار سے سر کوئی پھوڑ گیا ہے

دل دھڑکنے کا نام نہیں لیتا
جسم کا خون نچوڑ گیا ہے

کچی کلی سا دل تھا اصغر کا
بے درد اسے مروڑ گیا ہے

......☆......

ہم نے جسے دل میں بسایا تھا
اسی نے دل کا گلشن جلایا تھا

اپنے دل کا گلزار لٹا کر بھی
کوئی شکوہ لب پہ نہ آیا تھا

دل ٹوٹنے کا اتنا عادی ہو گیا
ہر ستم ہنس کر جھولی پایا تھا

آنکھ کھلی تو مسمار ہو گیا
جو سپنوں کا محل بنایا تھا

وہ سب کچھ لوٹ کے لے گیا
جو دل کا محافظ بن کر آیا تھا

......☆......

جب تک ہمارے دل کے زخم نہیں رستے
تب تک ہم کسی دل پہ شاعری نہیں لکھتے

برسات کی صورت اشعار کی آمد ہوتی ہے
پھولوں کی طرح مجھ پہ رہتے ہیں برستے

اس مطلب کی دنیا سے کوئی سروکار نہیں
ہم لوگ تو ہر حال میں رہتے ہیں ہنستے

کاش وہ مہمان میری زندگی میں چلے آئیں
جو آج تک میرے دل کے آنگن میں رہے بستے

دلوں کا احترام ضروری ہے ہرکسی کے لیے
دل پھولوں جیسے ہیں انہیں کبھی نہیں مسلتے

انہیں اصغرکے حال کی ابھی تک خبر ہی نہیں
جن کی جدائی میں دن رات ہم رہتے ہیں تڑپتے

دل کسی پہ فدا کر بیٹھا ہوں
سکون دل سے جدا کر بیٹھا ہوں

کانچ کی طرح جب دل ٹوٹا
درد کے مارے آہ کر بیٹھا ہوں

کسی کا ٹوٹا ہوا دل لے کر
انجانے میں خطا کر بیٹھا ہوں

محبت کی جہاں کوئی قدر نہیں
میں وہاں یہ گناہ کر بیٹھا ہوں

میں اُسے ایک نظر دیکھنے کی خاطر
راہوں میں نظریں بچھا کر بیٹھا ہوں

......☆......

تیری یاد میں جب ہم کھو جاتے ہیں
میرے سارے غم رخصت ہوجاتے ہیں

تیری پرانی یادوں کو گلے سے لگا کر
ساری دنیا کو بھول کر سو جاتے ہیں

وہ خوشیوں سے دامن بھر لاتے ہیں
تیرے پاس جو غم میرے جاتے ہیں

تیرے خیالوں نے آنکھوں کو چمک بخشی
یہ آکر انہیں اشکوں سے دھو جاتے ہیں

دنیا میں کچھ ایسے یار بھی ملتے ہیں
جو جسم کو زخموں سے پرو جاتے ہیں

......☆......

کسی نے لوٹی ہے ارمانوں کی دنیا
زندگی میں رہ گئی ارمانوں کی دنیا

چل کسی دانا سے چل کر پوچھتے ہیں
کہاں مل گی ہم جیسے دیوانوں کی دنیا

کڑے وقت میں جب کوئی کام نہ آیا
تو جانا کے یہ ہے بیگانوں کی دنیا

صاحب ایمان کم ہوتے جارہے ہیں
جلد بن جائے گی بے ایمانوں کی دنیا

جس طرح انساں دنیا تباہ کر رہا ہے
ایک دن ہر کوئی کہے گا شیطانوں کی دنیا

......☆......

اب نہ وہ یاد کرتے ہیں نہ میں یاد کرتا ہوں
وہ خوش رہتے ہیں میں آہیں بھرتا ہوں

درد نہ ہوتے ہوئے بھی وہ ہنس نہیں سکتا
ہزاروں رنج و غم ہیں پھر بھی مسکراتا ہوں

میرے دو چار دن خوشگوار گزر جاتے ہیں
جس روز اس کی گلی سے گزر جاتا ہوں

شکوے گلے کرتے رہنا ان کا شیوہ ہے
میں کوئی جواب نہیں دیتا خاموش رہتا ہوں

وہ کیا جانے اس کے پیار کی خاطر
دن رات دنیا کے طعنے سہتا ہوں

......☆......

ہم تو کسی سے جفا نہیں کرتے
وہ پھر بھی ہم سے وفا نہیں کرتے

وہ میرے دل کی دھڑکن ہے
اسے کسی حال میں خفا نہیں کرتے

نئے محبوب کو سینے سے لگاتے ہیں
اسے خود سے کبھی جدا نہیں کرتے

دل نشیں جی تم کیا جانو کے ہم
پیار کی خاطر کیا کیا نہیں کرتے

کہیں کل آپ ہمیں یہ نہ کہنے لگیں
کے ہم محبت کا حق ادا نہیں کرتے

عشق کا روگ بھی ایسا پیارا روگ ہے
اس کے روگی کبھی کوئی دوا نہیں کرتے

......☆......

ہم نے آپ سے پیار کر کے کیا جرم کیا ہے
جو آپ نے ہمیں اپنی جدائی کا تحفہ دیا ہے

جانتے تھے کے ان راہوں میں غم ملتے ہیں
پھر بھی خوشی خوشی دل کا سودا کیا ہے

اس دن سے ہم سدا کے لیے تمہارے ہو گے
جس دن سے تمہاری چاہت کا امرت پیا ہے

تیری دید کی آس کے سہارے جیئے جا رہا ہوں
ورنہ اس دنیا میں کون کسی کے لیے جیا ہے

کتنے نادان تھے جو گھاٹے کا سودا کر بیٹھے
ہم نے اپنا دل دے کر تم سے تمہارا غم لیا ہے

......☆......

میری محبوبہ صورت کنول لگتی ہے
وہ پرانی محبوبہ کا نعم البدل لگتی ہے

جو اس کے پیار کے نشے میں لکھی تھی
وہ مجھے کوئی میری ہی غزل لگتی ہے

میں اسے کے دل تک پہنچ کر آرام کروں گا
جس کی تلاش تھی وہ میری منزل لگتی ہے

جس دن سے وہ میری زندگی میں آئی ہے
اس دن سے اپنی زندگی مکمل لگتی ہے

اشعار کی آپس میں ہر کڑی ملتی ہے
اصغر تیری یہ غزل بھی مسلسل لگتی ہے

......☆......

زندگی کے سفر میں ساتھ کوئی یار لے چلو
آسان ہو جائے گا سفر کوئی دلدار لے چلو

آج کے بعد ہم دونوں شائد مل نہ پاہیں
اس کے شہر میں مجھے ایک بار لے چلو

کم ظرف سدا دل کو ٹھیس ہی پہنچاتے ہیں
میری مانو تو ساتھ کوئی وفادار لے چلو

سنا ہے اس شہر کے لوگ دل چرا لیتے ہیں
ایسے عالم میں ساتھ کوئی پہریدار لے چلو

اگر چاہتے ہو کے کوئی یاد رکھے
کسی غیر سے تھوڑا ادھار لے چلے

......☆......

جب سے اس نے دل میں بسایا ہے
اس دن سے مجھے اپنا اسیر بنا لیا ہے

ایسے چور کو کہاں جا کر ڈھونڈیں
جس نے آنکھ ملا کر دل چرا لیا ہے

ہر روز اسے سرخ گلاب پیش کرنا
اس بات کو اپنا معمول بنا لیا ہے

وہ چراغوں سے روشنی کرتے ہیں
کسی کے انتظار میں دل جلا لیا ہے

جو جانتا ہی نہیں کے پیار کیا ہے
محبت کیا ہے اسے سکھا لیا ہے

......☆......

چاند سے جدا کبھی ستارے نہیں ہوتے
پھر آپ کیوں ساتھ ہمارے نہیں ہوتے

نہ جانے کہاں چھپے رہتے ہو دوست
آج کل ہم کو دیدار تمہارے نہیں ہوتے

ہر روز میں گزرتا ہوں اس کی گلی سے
اب چلمن کی اوٹ سے اشارے نہیں جاتے

دن میں ایسی کوئی گھڑی نہیں ہوتی
جس پل تم تصور میں ہمارے نہیں ہوتے

محبت کا کھیل ہی کچھ ایسا ہے دوستو
اس میں ہار کر بھی خسارے نہیں ہوتے

......☆......

مسرتوں کی تیری زیست میں روانی رہے
میرے دل پہ سدا تیری ہی کامرانی رہے

میں تیری ہر سوچ میں سمایا رہوں
تیرے خیالوں پہ میری حکمرانی رہے

زندگی میں خوشیوں کی برساتیں ہوں
مگر تیری آنکھوں میں نہ پانی رہے

ہمارے دل سے لے کر تمہارے دل تک
محبت کے سمندر کی سدار وانی رہے

باتوں کی مٹھاس کان میں رس گھولے
تیرے لہجے میں ایسی خوش بیانی رہے

خوشیوں سے بھرا رہے امیدوں کا چمن
تیرے جیون کے گلزار میں نہ ویرانی رہے

.....☆......

اسے کہنا

اسے کہنا
تیرے انتظار میں
خوشیاں مرجھا گئی ہیں
خواہشیں مرتی جا رہی ہیں
مسرتیں روٹھ چکی ہیں
تنہاہیوں کا اندھیرا ہے
غموں کا ڈھیرا ہے
اسے کہنا
اب کلیاں مسکراتی نہیں
گیت ملن کے گاتی نہیں
ہجر کی ڈائن مرتی نہیں
وصل کی شمع جلتی نہیں

اسے کہنا

تمہارے خیال ذہن سے جاتے نہیں

اور تم ملنے آتے نہیں

یہ نہ ہو ہم جہاں سے گزر جائیں

پھر آپ سدا کے لیے پچھتائیں

......☆......

اس کا مجھ پہ

جس کا مجھ پہ احسان بہت ہے
مجھے اس یار پہ مان بہت ہے

میں خود پہ کیوں نہ ناز کروں
مجھ پہ کوئی مہربان بہت ہے

اس کے بنا اصغر کچھ بھی نہیں
اس کہ ساتھ میری شان بہت ہے

اس کی خاطر اپنا آپ وار دوں لیکن
میرا یار مجھ سے بد گمان بہت ہے

تیرے ساتھ میری تمام عمر گزرے
اصغر کے دل کا یہ ارمان بہت ہے

......☆......

بہت چھوٹا سا نام ہے اپنا
بڑا مختصر سا پیغام ہے اپنا

کل تمہارا زائچہ جو دیکھا
وہاں لکھا ہوا نام ہے اپنا

تمہارا خزانہ تقسیم کرنا
اب فقط اتنا ہی کام ہے اپنا

جیسے تم نے یاری نبھائی
تمہیں خاص سلام ہے اپنا

آخر ہماری محنت رنگ لائی
اچھے شعرا میں نام ہے اپنا

سنجیدہ دوست بھی پڑھ کر
کہتے ہیں عمدہ کلام ہے اپنا

......☆......

اسے اپنا بناؤں اتنی میری حیثیت نہیں ہے
ویسے بھی وہ میرا تخیل ہے حقیقت نہیں ہے

میری زندگی میں اس یار کے ہو تے ہو ئے
اور کسی سا تھی کی مجھے حاجت نہیں ہے

اپنی باتوں سے کسی کو خو شیاں دینا
تمہا رے خیال میں کیا یہ عبا دت نہیں ہے

جو ملے ہنس کے جھولی پا لیتے ہیں
ہم فقیروں کو رونے کی عادت نہیں ہے

جدائی کو زہر کا پیالہ سمجھ کر پی جا
سمجھ لے مقدر میں ملن کا امرت نہیں ہے

......☆......

تیری تصویر کو دیکھ کر دل بھرتا ہی نہیں
اسی لئے اب میں تجھے فون کرتا ہی نہیں

زندگی کے پیچ وخم بن بلا ئے چلے آتے ہیں
جسے یا د کرتے ہیں وہ صورت دکھاتا ہی نہیں

کئی ماہ گزرے ہیں اس کی ہنسی سنے
وہ ایسا پتھر بنا ہے کہ اب مسکراتا ہی نہیں

جو میرے دل میں مہمان بن کر آیا تھا
میرے دل پہ وہ قابض ہے جاتا ہی نہیں ہے

اگر کسی کے دل کو دل سے راہ نہ ہو اصغر
ویسے تو اس دنیا میں کوئی یاد آتا ہی نہیں

......☆......

میری آنکھوں سے آنکھیں ملا گیا کوئی
ویران زندگی میں پھول کھلا گیا کوئی

اس کی نظر میں کچھ ایسی بجلیاں تھیں
جسم کے ساتھ میرا دل بھی جلا گیا کوئی

میرا جلا ہوا دل اپنے ہاتھوں میں لے کر
اس میں اپنے پیار کی خوشبو بسا گیا کوئی

قدم قدم پہ اُس کے نشاں ملتے ہیں
دل میں ایسی یادگار بنا گیا کوئی

بڑی مدت بعد خط لکھ رہا تھا کسی اور کو
آج پھر اچانک اصغر کو یاد آگیا کوئی

......☆......

وہ میرے قدم سے قدم ملا کے چلتا ہے
اُلفت کی راہ میں ہم سفر بنا کے چلتا ہے

اُس کی بے بسی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی
جب وہ اپنے پاؤں کے چھالے چھپا کے چلتا ہے

چہرے سے دل کی حالت عیاں نہ ہونے پائے
اسی لئے تو میرا یار مسکرا کے چلتا ہے

وہ کب کا تھک ہار کر کہیں بیٹھ گیا ہوتا
جتنا بھی چلتا ہے ساتھ میری دعا کے چلتا ہے

اس کا حوصلہ دیکھ کر مجھے رشک آتا ہے
اب وہ مجھ سے قدم آگے بڑھا کے چلتا ہے

......☆......

جب سے اُس سے میں دل لگا بیٹھا ہوں
اُس کے عشق میں دُنیا کو بُھلا بیٹھا ہوں

جب دم نکلے گا تو وہ بھی چل دیں گے
جنہیں رُوح کی طرح جسم میں بسا بیٹھا ہوں

رو رو کر اب تو آنکھیں خشک ہو رہی ہیں
اُن میں جتنے آنسو تھے وہ سب بہا بیٹھا ہوں

خدا کے لئے اب تو مجھ پہ رحم کرو
تمہارے ہاتھوں بہت ستم اٹھا بیٹھا ہوں

آخر اصغر کو زندگی بھر کا ساتھی مل گیا
تیرے غم کو سدا کے لئے اپنا بنا بیٹھا ہوں

......☆......

ہمیں ڈر نہیں ہے بے درد زمانے کا
جنون سر میں ہے تمہیں اپنا بنانے کا

ہم جن کی سلامتی کی دُعا ہیں کرتے ہیں
وہی سوچتے ہیں ہمیں دُنیا سے مٹانے کا

تم جو کہو ہمیں منظور ہے لیکن
ہمیں کبھی نہ کہنا تمہیں بُھول جانے کا

جسے جان سے بڑھ کر چاہ وہی نہ مِلا
اتنا قصہ ہے اپنے غم بھرے افسانے کا

ہر بار محبت میں ناکام ہوجاتے ہو اصغر
کہیں تمہیں شوق تو نہیں زخم کھانے کا

......☆......

اک محبت کے سِوا اور کچھ مانگا ہے کب
تیرے ہجر میں روتے گزرتی ہے ہر شب

ہمیں تُم سے شکوے تو بہت ہوتے ہیں
جب سامنے آتے ہو پھر ہلتے نہیں ہیں لب

پیار کے بندھن نے ہمیں باندھ رکھا ہے
ورنہ ہمیں ہوتی نہ اک دُوجے کی طلب

سوچتا ہوں نہ جانے کیسا ہوگا میرا تخیل
تمہیں دیکھنے کو آنکھیں رہتی ہیں مضطرب

ہمارے صبر کا ایک دن ضرور پھل ملے گا
وصل کی کوئی راہ نکالے گا میرا رب

......☆......

راتوں کو جاگتے ہیں وہ غم کے مارے
جنہیں مل نہ سکے محبت کے سہارے

یادوں کے سوا جن کا کوئی سہارا نہیں
دُنیا میں ایسے بھی ہیں کئی بے چارے

ہر آفت سے لڑنے کی ہمت ہے ہمیں
ابھی پست نہیں ہوئے حوصلے ہمارے

ہم کسی اور در پہ کیوں دستک دیں
ہم لوگ جی لیں گے آپ کے سہارے

اسے تم میرے یار کا پتہ دے دینا
جو کوئی تم سے پوچھے اصغر کے بارے

......☆......

کبھی ظلم تو کبھی ستم کرتا ہے
ظالم کبھی نہ مجھ پہ رحم کرتا ہے

لگاتار مجھے غم بھیجتا رہتا ہے
اُن کی گنتی کبھی نہ کم کرتا ہے

جب بھی مجھ سے بات کرتا ہے
میری آنکھوں کو پرُنم کرتا ہے

زخم تو پل بھر میں دیتا ہے
مگر اس کا کوئی نہ مرہم کرتا ہے

وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے
اصغر کسی بات کا نہ ماتم کرتا ہے

......☆......

بھٹکتا رہتا ہوں سنسان صحراؤں میں
سوچتا ہوں تُجھ تک کیسے پہنچ پاؤں میں

تیرے پاس بیٹھ کر رُودادِ غم سُناؤں میں
خود بھی روؤں تجھ کو بھی رُلاؤں میں

تیرے پیار کے سمندر میں ڈُوبتا جا رہا ہوں
یہ نہ ہو اپنی ہستی کو بُھول جاؤں میں

جی چاہتا ہے تجھے اپنے پاس بلاؤں میں
مگر مجبوری کی زنجیر ہے پاؤں میں

میرا دل جب بھی تُجھے ملنے کو چاہے
تیری خُوشبو سُونگھ لیتا ہوں فضاؤں میں

......☆......

ہم لوگ جس سے دوستی کرتے ہیں
وہی یار ہم سے بے رُخی کرتے ہیں

ہمارے ساتھ لوگ دل لگی کرتے ہیں
ہم بار بار پیار کرنے کی غلطی کرتے ہیں

تمام عمر بے وفائی کا ماتم کرتے
نہ جانے کیوں برباد زندگی کرتے ہیں

پیار میں خوشیاں ہیں کم زیادہ ہیں غم
اب ہم اپنے رب کی بندگی کرتے ہیں

وہ عاشقوں کو پاؤں کی دھول سمجھتے ہیں
نہ جانے حسین لوگ کیوں اتنی سختی کرتے ہیں

......☆......

اِس دُنیا میں کچھ اگر چاہتا ہوں
تیرے ساتھ بسانا گھر چاہتا ہوں

تیری یاد میں خُود کو بُھول جاتا ہوں
دیکھو میں تُمھیں کس قدر چاہتا ہوں

کوئی زمانے کی دولت نہیں مانگی
اپنے صبر کا میں ثمر چاہتا ہوں

زندگی کے راستے بڑے کٹھن ہیں
تُم جیسا ایک ہم سفر چاہتا ہوں

جہاں ہر ایک دل میں محبت بھری ہو
میں بسانا ایک ایسا نگر چاہتا ہوں

......☆......

اُلفت کے جُھوٹے خواب دکھانے والے
کہاں گئے وہ جُھوٹا پیار جتانے والے

ہم نے تو محبت کا صرف نام سُنا تھا
تُمھی تھے میرے جذبات جگانے والے

آؤ پیار کی ایک نئی دُنیا بسا لیں
یہ نہ سوچو کیا کہیں گے زمانے والے

میرے دل کے تاروں کو پیار سے چُھو کر
تمھی تھے محبت کا ساز بجانے والے

دیکھنا ایک دن میں تمھیں بہت یاد آؤں گا
اصغر کا نام اپنے دل سے مِٹانے والے

......☆......

ستم گر باز نہیں آتا ستم ڈھانے سے
آخر کیوں نہیں ملتا ہے دیوانے سے

اُس کے پاس جانے کی فُرصت نہیں
ہم فارغ نہیں ہوتے آنسو بہانے سے

اُسے پانے کا خیال ہی چھوڑ دیا ہے
ہم باز آئے راتوں کو دِل جلانے سے

اب کی بار بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا ہے
ورنہ تم مان جایا کرتے تھے منانے سے

تمھیں ایک دن اس کا حساب دینا ہو گا
باز آ جاؤ اپنے عاشق کو ستانے سے

......☆......

جو اشعار لکھا کرتا تھا کتابوں میں
آج وہ آ کر ملتا ہے میرے خوابوں میں

اُس کے چہرے کے نُور کا کیا کہنا
ایسی تازگی دیکھی نہیں گلابوں میں

اُس کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے
وہ خوش رہے میرے دل کے باغوں میں

انتظار کی مدت طویل نہ ہونے دُینا
یہ نہ ہو روشنی نہ رہے چراغوں میں

جو پیار سکھاتے تھے محبت کے موسم میں
اس کا نام آتا ہے ہمارے اُستادوں میں

......☆......

میرا وہ یار نہ جانے کہاں کھو گیا
جو زندگی میں درد کی فصل بو گیا

میری رُوح اُسے دُعائیں دیتی ہے
جسے ہجر کے زخموں سے پرو گیا

دِل میں کسی کی محبت جگا کر
میرا بخت خود کہیں جا کے سو گیا

وہ یار مجھے کیسے نہ مِلے گا
جو راہوں میں بکھرا کے کھو گیا

اُسے سینے سے لگا کے رکھوں گا
جُدائی کا جو تیر سینے میں چبھو گیا

......☆......

تُجھے یاد کرتے کرتے اب شام ہو رہی ہے
تُمہیں بُھلانے کی کوشش ناکام ہو رہی ہے

میری زندگی کا یہ معمول بن چکا ہے
کچھ یُوں ادا محبت کی رسم ہو رہی ہے

مجھے دیوانوں سے حال میں دیکھ کر
اتنا بتا تیری آنکھ کیوں نم ہو رہی ہے

میری زندگی میں خوشیاں آنے لگی ہیں
لگتا ہے ختم غموں کی شام ہو رہی ہے

ہر پَل تیری سوچ میں کھویا رہتا ہوں
میرے پیار میں تو کیوں بدنام ہو رہی ہے

......☆......

کسی کے حسن پہ میری نظر ہے
اپنی اس بات سے وہ باخبر ہے

پیار کی مَستی میں ہستی بُھول گئے
میرے دل کو سمجھتے ہیں اپنا گھر ہے

اُسے شاہد اِس بات کی نہ خبر ہے
میرے دل میں اُس نے برپا کیا حشر ہے

میں تو اُسے پیغام بھجواتا رہتا ہوں
میری باتوں کا اُس پہ ہوتا نہ اثر ہے

اِس کا پیار ہی میری کُل پُونجی ہے
کتنا خوش نصیب اُس کا یار اصغر ہے

......☆......

آنکھوں میں انتظار دل میں بے قراری ہے
جُدائی میں کیا ایسی ہی حالت تُمہاری ہے

میری طرح کمرے میں تنہا نہ بیٹھے رہو
باہر دیکھو کتنی خوش دُنیا ساری ہے

غصے میں تُم اور بھی حسین لگتی ہو
ایسے تمہاری صورت کتنی پیاری ہے

نہ جانے کب اُوپر سے ہمیں بُلاوا آ جائے
چارہ گر کہتا ہے تمہیں پیار کی بیماری ہے

غموں کو بھی میرے گھر کا پتہ مل گیا
جس دن سے تم سے ہوئی یاری ہے

......☆......

وہ ہمیں دیکھ کر شرمانے لگتے ہیں
ہم اُنہیں دیکھتے مسکرانے لگتے ہیں

جیسے ہی وقتِ رُخصت قریب آتا ہے
میرے ساتھ وہ آنسو بہانے لگتے ہیں

ہم دونوں کی محبت کا حال دیکھ کر
ہیر رانجھا کہ قصے فسانے لگتے ہیں

محبت کی راہوں میں خار ملتے ہیں
بُزدل لوگ ویسے ہی ڈرانے لگتے ہیں

دورِ حاضر کے عاشق دُنیا سے کیا گِلہ کریں
اُنہیں اپنے ہی معشوق ستانے لگتے ہیں

......☆......

تیرے حسیں چہرے پہ میں مرتا ہوں
صرف تیری ہی چاہت کا دم بھرتا ہوں

تُو جب میری آنکھوں میں دیکھتی ہے
میں نُور بن کر تیرے دل میں اُترتا ہوں

دُنیا میں عجیب طرح کے لوگ ملتے ہیں
اب بڑی چھان بین کر کے دوستی کرتا ہوں

بیوٹی پارلر والی تمہارے بارے پُوچھتی ہے
جب اُس کی دکان کے سامنے سے گزرتا ہوں

تیرے پاس آنے کو جی تو بہت چاہتا ہے
مگر تیری ہمدردیوں سے میں ڈرتا ہوں

......☆......

عجیب لوگ ہیں پہلے پیار میں دغا دیتے ہیں
پھر خُوشی سے جینے کی ہمیں دُعا دیتے ہیں

ہم لوگوں کا شیوہ نہیں کسی کو بد دُعا دینا
ایسے کم ظرف کو نظروں سے گرا دیتے ہیں

کہیں بُھول کر بھی اُس کا خیال نہ آنے پائے
بُرے وقت کی طرح ہم اُسے بُھلا دیتے ہیں

یاروں کے یار ہیں مرکر یاری نبھا دیتے ہیں
اپنی رُوداد سُنا کر پتھروں کو رُلا دیتے ہیں

ہم تو ہر کسی سے بھلائی کیئے جاتے ہیں
گو وہ مجھے اِس کا کوئی نہ صلہ دیتے ہیں

......☆......

اے دوست اب کیوں نہ تیرا پیغام آتا ہے
اب کیوں نہ تیرا نامہ میرے نام آتا ہے

ہر بار ہماری ہی کیوں خطا ہوتی ہے
تمہارے سر کیوں نہ کوئی الزام آتا ہے

تمہیں اپنے اشعار سے خوش رکھنا
ہمیں تو صرف ایک یہی کام آتا ہے

ابھی سے پالتی مار کر بیٹھ گئے ہیں
اب دیکھیں گے کب آپ کا سلام آتا ہے

تم سے تو میری پڑوسن بھی خفا ہے
کہتی ہے کیوں تیرے لب پہ اس کا نام آتا ہے

......☆......

لبوں پہ کوئی نہ فریاد رکھیں گے
ہم عشق میں خود کو برباد رکھیں گے

اپنے پیار کی ہم ایسی بنیاد رکھیں گے
جسے زمانے والے سدا یاد رکھیں گے

کسی زُلف کا اسیر نہ ہونے دیں گے
اپنے دل کو ہمیشہ آزاد رکھیں گے

اِس دنُیا میں جب ہم نہیں ہوں گے
لوگ یاد ہماری رُودادر رکھیں گے

مجنوں رانجھا بُزدل عاشق تھے
مرزے جٹ کو اُستاد رکھیں گے

......☆......

میرے شہر جب بھی بادِ صبا آتی ہے
وہ لے کر میرے یار کی دُعا آتی ہے

مجھے کچھ ایسے تیری یاد آتی ہے
یُوں لگتا ہے کے قضا آتی ہے

ہم تو ہر حال میں خوش رہتے ہیں
ہمیں جینے کے لئے صبر و رضا آتی ہے

جی چاہتا ہے تُجھے تُجھ سے مانگ لوں
مگر غیر سے مانگنے میں حیا آتی ہے

خدا سے گڑ گڑ کر مانگیں گے تُجھے
ہمیں بھی اللہ سے مانگنے کی ادا آتی ہے

......☆......

ہمیں بھی کسی سے محبت ہو گئی ہے
ہم پہ بھی خدا کی رحمت ہو گئی ہے

اُس کی چاہت کی یہ سوغات ملی ہے
آنکھوں سے نیند رُخصت ہو گئی ہے

آنسوؤں بھری زندگی میں تم جو آئے
خوشیوں بھری میری حیات ہو گئی ہے

ہمارا نام عاشقوں کی فہرست میں آ گیا
جب سے اُن کی نظرِ عنایت ہو گئی ہے

ہم بھی شائد وہ کہیں بھٹک گئے ہوتے
پیار کے رُوپ میں نصیب ہدایت ہو گئی ہے

......☆......

میرے تعاقب میں صدمات بڑے ہیں
میرے سر لگے الزمات بڑے ہیں

میرے دل میں ہر رنگ کے پُھول ہیں
آ کے دیکھو یہاں باغات بڑے ہیں

تُم اپنی دولت اپنے پاس ہی رکھو
شاعر کے لئے قلم دوات بڑے ہیں

وہ آئے گی تو پُوچھوں گا کبھی
میرے ذہن میں سوالات بڑے ہیں

ہم تو کب کے اُنہیں بھلا بھی چکے
زندگی میں ہوئے حادثات بڑے ہیں

......☆......

تنہا زندگی میں وحشت بہت ہے
چلے آؤ اب ہمیں فُرصت بہت ہے

مجھے اور کوئی خُوشی نہیں چاہیے
تُجھ سے مِلنے کی حسرت بہت ہے

شائد اسی لئے غم تعاقب میں ہیں
مجھے مسکرانے کی عادت ہے

......☆......

ہمارے دل کی بھی ذرا سُنو اے بندۂ نواز
ہمیں آپ کی دوستی پہ کبھی تھا بڑا ناز

آپ بِلا وجہ ہم سے دُور ہی دُور ہوتے گئے
ہم سمجھ نہ سکے ہم سے دور جانے کا راز

وہ انسان خوشیوں کے گیت کیسے گائے
میری طرح جس کے پاس ہو درد بھرا ساز

تیری زُلفوں کی چھاؤں میں زندگی گزری
مجھے خوشیاں دینے والے تیری عمر ہو دراز

......☆......

جی چاہتا ہے کہ اپنے پاس بلاؤں اُس کو
اپنے سینے کے سارے زخم دکھاؤں اُس کو

میرے سوا کوئی اور اُسے دیکھ نہ پائے
اپنی آنکھوں کے سمندر میں چھپاؤں اُس کو

غم کے عالم میں وہ اور بھی حسیں لگتا ہے
آج کیوں نہ کوئی جُھوٹی خبر سناؤں اُس کو

کئی سال خوابوں میں آ کر اُس نے جگایا ہے
آج رات بار بار فون کر کے میں جگاؤں اُس کو

ایسا کچھ کرنے سے یہ بات کہیں بہتر ہے
کہ ہمیشہ کے لئے میں بُھول ہی جاؤں اُس کو

......☆......

ہنستی ہے تو گڑے پڑتے ہیں اُس کے گالوں میں
میری نظر میں اُس کا پہلا نمبر ہے زہرہ جمالوں میں

اُس جیسا کوئی حسیں میری نظر سے نہیں گزرا
نہ کوئی آیا ہے میرے خوابوں و خیالوں میں

کسی کے غم لے کر اُسے اپنی خوشیاں دان کر دیں
ایسی خاص بات ہوتی ہے بڑے دل والوں میں

تیرے ساتھ خوشیوں کے بہت خواب دیکھے
لیکن عمر کٹ رہی ہے غمِ دوراں کے جنجالوں میں

آج بھی سرخ پھول ساتھ لے کر گھر سے نکلتا ہوں
اگر وہ کہیں ملی تو لگا دوں گا اُس کے بالوں میں

......☆......

میری زندگی میں آتی رہتی ہیں دشواریاں
میرے ساتھ کوئی کرتا نہیں غم خواریاں

تُم لوگ اپنی اُلجھنوں کا فِکر کرو دوستو
ہم خُود نبھا سکتے ہیں اپنی ذمہ داریاں

کسی ساتھی کے لئے یہ ترستی رہتی ہیں
میری اُمنگیں ہیں سب کی سب کنواریاں

چار دن کی یہ زندگی جی بھر کے جی لے
تیری سانسیں بھی تیرے پاس ہیں اُدھاریاں

یہاں کوئی تمہارے بات نہ سنے گا
اب اگلے جہاں کی کرو تیاریاں

محبت کے دعوے تو سب کرتے ہیں اصغر
مگر دوستی کے بھیس میں کرتے رہتے ہیں مکاریاں

......☆......

تیرے شہر میں کیا آئے مکاں نہیں مِلتا
یہاں تیرا کوئی نام و نشاں نہیں مِلتا

سب انجان ملتے ہیں اِس شہر میں
ہمیں کوئی اپنا یہاں نہیں مِلتا

تیرا پتہ ہم کس سے پُوچھنے جائیں
یہاں ہمارا کوئی ہم زباں نہیں مِلتا

بڑے بے قدر لوگوں کی دُنیا ہے یہ
یہاں کسی کو کوئی قدرداں نہیں مِلتا

یہ دنیا والے سچ بات نہیں سن سکتے
یہاں حق بات کا پرچار کرنا حماقت ہے

ہم بھی اپنے دل کے بھید کھولیں لیکن
اصغر کو ایسا کوئی راز داں نہیں مِلتا

......☆......

اپنے دل کا حال میں اُسے سنا نہ سکا
جسے دل نے چاہا تھا اُسے پا نہ سکا

اُن آنکھوں میں دولت کے خواب تھے
میں خود کو وہاں کسی طرح بسا نہ سکا

غم بھری زندگی کا یہ درد ناک سانحہ
میں لاکھ چاہتے ہوئے بُھلا نہ سکا

آج دس سال بعد بھی دل میں
میری آنکھوں میں وہ اِسی طرح بستی ہے

اِسی لئے تو کوئی اور ان میں سما نہ سکا

......☆......

ہمارے مقدر میں اگر آپ کی چاہت ہوتی
ہماری زندگی میں محبت ہی محبت ہوتی

مقدر کی آندھیوں سے کبھی ہار نہ مانتے
ہمارے پیار میں کچھ ایسی شدت ہوتی

آپ کی خاطر دُنیا کو ٹھکرا دیتا
اگر حاصل تمہارے پیار کی لذت ہوتی

ہم خیالی پلاؤ پکا کرخوشی نہ مناتے
جو ہماری بھی پوری ہر حسرت ہوتی

دُنیا کسی حسیں خواب کی صورت ہوتی
اگر لوگوں کے دِلوں میں نہ نفرت ہوتی

......☆......

ہمیں ہر حال میں مُسکرانے کی عادت ہے
اُنہیں ہماری اُس عادت سے عداوت ہے

صورت ایسی کے حوریں بھی رشک کریں
اُس کا حسن و جمال ایسی قیامت ہے

آج تک اُس کے دل میں جگہ نہ بنا سکا
لگتا ہے مقدر کو مجھ سے عداوت ہے

جب کہتا ہوں مجھے تُم سے محبت ہے
کہتے ہیں تیری باتوں میں نہ صداقت ہے

......☆......

کسی دل میں اس کا گھر نہیں
کیسے کہوں میرا دل بے گھر نہیں

جب سے اس چاند کو دیکھا ہے
اُس دن سے ہمیں اپنی خبر نہیں

یہ دل کوئی بات مانتا ہی نہیں
میرا کوئی زور اُس پر نہیں

یہ اور بات کہ عیادت کو نہیں آتا
کیا اُسے میرے حال کی خبر نہیں

کسی کے روکے سے کہاں رُکتے ہیں
اصغر دیوانے کو کسی کا ڈر نہیں

......☆......

آج تیری ہر چِٹھی جلا دی ہے
ہر حسرت دل سے مٹا دی ہے

خیالوں میں بار بار آتی تھی یہ
تیری یاد سمندر میں بہا دی ہے

جسے پانا زندگی کا مقصد تھا
اُس کی چاہت خُود ہی گنوا دی ہے

وہ جانے اُسے کیسے مٹا پائے گی
لبوں پہ جو پیار کی مہر لگا دی ہے

آج کے بعد یہ تجھے یاد نہ کرے گا
یہ پابندی دِل پہ ہم نے لگا دی ہے

......☆......

وہ جب اپنے پیارے انداز سے مسکرا دیتے ہیں
میری زندگی کے چمن میں پُھول کھلا دیتے ہیں

ہم تو دشمنوں کو بھی دوست بنا لیتے ہیں
مر کر بھی دوستی کا فرض نبھا دیتے ہیں

مفلس لوگ دُنیا والوں کو اچھے نہیں لگتے
ہم تو غریبوں کو اپنے پاس جگہ دیتے ہیں

کچھ لوگ دل لگی کو دوستی کا نام دے کر
تھوڑی دیر اصغر کے ساتھ دل بہلا دیتے ہیں

......☆......

لوگ چلے آتے ہیں ہمارا دل جلانے کو
مقدر کی بجلیاں جلاتی ہیں آشیانے کو

آج تُم جب میرے پہلو میں نہیں ہو
میں کیا کروں اُس موسم سہانے کو

اور لوگ تو دُور ہوتے جا رہے ہیں
مصائب تیار ہیں میرے پاس آنے کو

اپنا مقدر ہی دُشمن ہوا جاتا ہے
اُس کا دوش کیوں دیں زمانے کو

میں سب سے مُسکرا کے ملتا ہوں
اپنے غموں کو اُن سے چھپانے کو

......☆......

وہی میری روح وہی میرا دل ہے
جو جسم میں لہو کی طرح شامل ہے

وہ سندرتا کا ایسا حسیں مجسمہ ہے
جو میری پاکیزہ محبت کی منزل ہے

اُس کی اُلفت اگر مجھ کو مِل جائے
اُس کی چاہت ہی زندگی کا حاصل ہے

جب وہ سدا کے لئے اصغر کی ہو جائے گی
پھر سمجھوں گا میری زندگی مکمل ہے

یوں تو ساری دنیا ہی خوش ہے
مگر ہماری زندگی میں غموں کی دلدل ہے

غیروں کو یہ اپنا سمجھ لیتا ہے
سبھی کہتے ہیں کہ اصغر پاگل ہے

......☆......

کیا ہوا جو آپ مجھ سے دُور ہیں
پھر بھی میری زندگی کا سرور ہیں

ہمیں تو آپ کے پیار کی خماری ہے
کیا بات ہے آپ کیوں اتنے مغرور ہیں

ہمیں جُدائی کی اتنی کڑی سزا نہ دو
آپ جانتے ہیں کہ ہم بے قصور ہیں

مجھ سے اِس طرح بے رُخی کرنا
یہ انداز ہے یا عادت سے مجبور ہیں

زندگی کو جس نے نئی ضیاء بخشی
اصغر کے لئے آپ ایسا اک نُور ہیں

......☆......

جب کر لیتا ہوں اُن کا دیدار میں
پھر کمی ہو جاتی ہے بخار میں

ویسے تو کوئی روگ نہیں ہے
پھر بھی رہتا ہوں بیمار میں

کسی سے پریم ہوا تو سمجھا
ڈھونگ رچانے پڑتے ہیں پیار میں

دُنیا والوں سے دھوکے کھا کر
ہو گیا ہوں بڑا ہوشیار میں

اب تو میں خود ہی بیمار ہوں
اور خود ہی ہوں اپنا تیماردار میں

......☆......

جانے والے مجھ پہ اتنا التفات کر دے
اپنی اک نگاہ کی سوغات کر دے

اِن پیارے لبوں سے ذرا مُسکرا کر
ایک اور تھوڑی سی خیرات کر دے

آج منظور میرا پیغام چاہت کر لے
خوشیوں بھری میری حیات کر دے

قسطوں میں مانگتے شرم آتی ہے
ایک بار پُوری ساری حاجات کر دے

میں اُس کے سوا کچھ اور نہیں مانگتا
مجھ پہ اپنی نظرِ کرم کی عنایت کر دے

......☆......

کسی کے پیار میں ملے ہیں اتنے غم
کمرے میں تنہا بیٹھے رو رہے ہیں ہم

آ کر خود دیکھ لو کیسے رِستے ہیں زخم
ہوسکے تو لگا جاؤ اُن پہ اُلفت کا مرہم

ہم سے اتنی کنارہ کشی بھی اچھی نہیں
کسی بہانے سے دید کرا دیا کرو صنم

تیری یاد میں آنکھیں رہتی ہیں پُرنم
دُنیا کے سامنے رہتا ہوں خوش و خرم

محبت میں ملتے ہیں کتنے زخم
اس بات کا ہو گیا ہے علم

......☆......

جب سے اُنہیں ہم سے محبت نہیں رہی
تب سے ہمیں جینے کی حسرت نہیں رہی

ہمارے جیسا کوئی مفلس نہ ہوگا زمانے میں
جس کے پاس پیار کی دولت نہیں رہی

تیرے ساتھ زندگی کی سب بہاریں تھیں
تیرے بن جینے کی اب ہمت نہیں رہی

زندگی کے سب دروازے بند ہو چکے ہیں
تم سے ملنے کی کوئی صورت نہیں رہی

اتنا بتا دو کیا حالات کے ہاتھوں مجبور ہو
یا اصغر کے پیار کی ضرورت نہیں رہی

......☆......

اس سے ملنے کی کوئی آس نہیں ہے
کیسے کہوں میرا دل اداس نہیں ہے

اکیلے ہی روکر خاموش ہو جاتے ہیں
ان کو ہمارے جذبات کا احساس نہیں ہے

میری زندگی میں ایسا کوئی پل نہیں
جب تصور میں تو میرے پاس نہیں ہے

ایسا لگتا ہے آج وہ اصغر سے خفا ہیں
اسی لیے فضا میں ان کی باس نہیں ہے

......☆......

آؤ محبت کا ایسا ایک جہاں ہم بسائیں
جہاں کبھی غموں کی آندھیاں نہ آئیں

ہر سمت پیار و محبت کے ترانے سُن کر
بغض و حسد کے سارے ناگ بھاگ جائیں

سب ایک دوسرے کی خوشیاں بانٹیں
سب ہنسیں کھیلیں کودیں اور گائیں

حقیقت میں ایسا ہوتا دکھائی نہیں دیتا
کیوں نہ سب مل کر دنُیا کو بہتر بنائیں

......☆......

اِک شمع نے مجھے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے
اُس پہ جان دینے والا پروانہ بنا لیا ہے

ابھی تو بات کچھ آگے بڑی ہی نہیں
دوستوں نے اُسے فسانہ بنا لیا ہے

وہ جس میں آکر سدا کے لئے بسے گی
دل کے شہر میں ایسا آشیانہ بنا لیا ہے

یہاں پلاٹ ملنا نہایت ہی مشکل تھا
آفرین اس پہ کہ جس نے ٹھکانہ بنا لیا ہے

......☆......

کسی کی محبت کا دم بھر رہا ہوں
زندگی سے خوشیاں رُخصت کر رہا ہوں

اب موت بھی رُوٹھ کر لوٹ جاتی ہے
مگر تیرے ہجر کے ہاتھوں مر رہا ہوں

جس کا مشغلہ ہے وعدہ کر کے بھول جانا
کیوں ایسے ستم گر پہ بھروسہ کر رہا ہوں

......☆......

دل کے رشتے بھی عجیب ہوتے ہیں
دُور رہنے والے بھی قریب ہوتے ہیں

یہ بڑی گاڑیوں والے نام نہاد امیر
حقیقت میں دل کے غریب ہوتے ہیں

محبت میں جُدائی سے کیا ڈرنا اصغر
ہر عاشق کے اپنے نصیب ہوتے ہیں

......☆......

غمِ دوراں غمِ اُلفت سہتے رہتے ہیں
ہم لوگ پھر بھی مسکراتے رہتے ہیں

کسی سے بچھڑنے کا ہمیں غم نہیں ہوتا
زندگی میں ایسے حادثے ہوتے رہتے ہیں

دُور رہ کر بھی تم میرے پاس ہوتے ہو
تیرے تصور سے بزمِ خیال سجاتے رہتے ہیں

......☆......

ہاتھ میں چراغ وفا کا ہے
کیا کریں مقابلہ صبا ہے

سب کہتے ہیں تیری ہار ہو گی
کہ وہ شخص حسیں بلا کا ہے

میرے ساتھ اور تو کچھ نہیں
مجھے آسرا اپنی وفا کا ہے

......☆......

مجھے اُداس کر کے وہ ملال نہیں کرتا
میرے جذبات کا کبھی خیال نہیں کرتا

تمام عمر بات نہ کرنے کا رُعب جما کر
مجھ سے اپنا ربط وہ بحال نہیں کرتا

ہجر کی آگ میں جلاتا رہتا ہے سدا
بُھول کر بھی وہ ذکر وصال نہیں کرتا

......☆......

جب تیرا کوئی پیغام نہیں آتا تو بکھر جاتے ہیں
انتظار میں اشک آنکھوں کا سمندر بھر جاتے ہیں

تیرا نامہ میرا حوصلہ کچھ زیادہ ہی بڑھا دیتا ہے
اُسے پڑھتے پڑھتے کئی دن گزر جاتے ہیں

ان آنسوؤں کو خزانے کی طرح رکھتے ہیں
تیری یاد میں جو آنکھوں سے گر جاتے ہیں

......☆......

تیری جدائی میں چشم تر رہتا ہوں
اپنی ہستی سے میں بے خبر رہتا ہوں

اب تمہارے بن جینا محال لگتا ہے
کب ملو گے یہ سوچتا رات بھر رہتا ہوں

سُنو مجھے کہیں اور نہ تلاش کرنا
میں تیرے دل میں بن کر دلبر رہتا ہوں

......☆......

تیرے غم سے آج بھی میری یاری ہے
تیری اُلفت کا نشہ ابھی تک طاری ہے

ہر آہٹ پہ تمہاری آمد کا گماں ہوتا ہے
زیست کی ہر رات جاگ کر گزاری ہے

میرے تصور نگر کی تم شہزادی ہو
دِل نگر پہ اب حکومت تمہاری ہے

......☆......

اپنا انداز اوروں سے جُدا رکھتے ہیں
سب سے منفرد اپنی ہر ادا رکھتے ہیں

ہم لوگ دَر دَر کے دھکے نہیں کھاتے
تمام عمر ایک ہی مشکل کشا رکھتے ہیں

دُنیا والے سمجھتے ہیں کے تنہا ہوں میں
نادان کیا جانیں ہم ساتھ خدا رکھتے ہیں

......☆......

ہم کچھ اس طرح سے عبادت کر لیتے ہیں
کسی حسیں چہرے کی زیارت کر لیتے ہیں

اُن کے دل کا ویزہ تو ہمیں مل نہ سکا
چلو اُن کے شہر جاکر سکونت کر لیتے ہیں

آج نفرت کے جتنے ناگ ہیں سارے کچل کر
ایک بار پھر تم سے ہم محبت کر لیتے ہیں

......☆......

جو اجنبی تھا وہ میری جان بن گیا
میرے دل کی رضیہ سلطان بن گیا

اُس کی اُلفت میں جو لکھتے رہے
رفتہ رفتہ وہ میرا دیوان بن گیا

اُس کی ہر بات ایسی پیاری لگی
اُسے اپنا بنانا میرا ارمان بن گیا

......☆......

جس کی جُدائی نے بُرا حال کیا ہے
اُس نے کبھی نہ ہمارا خیال کیا ہے

دیوانے کو عشق سے آشنا کر کے
یہ کام بڑا اس نے کمال کیا ہے

ایک اُستاد کو اپنا شاگرد بنا کر
اپنی نظر میں اسے بے مثال کیا ہے

......☆......

میرے دل میں یہ گماں رہتا
تُو کس حال میں کہاں رہتا ہے

تیرے بِن جینا کوئی جینا نہیں
تُجھ سے مِلنے کا ارماں رہتا ہے

یہاں آ کر میری حالت تو دیکھو
اصغر کا تمہیں خیال کہاں رہتا ہے

......☆......

ہم وہ نہیں جو وعدہ کر کے مُکر جاتے ہیں
ہم لوگ تو پیار کی خاطر مر جاتے ہیں

یہ نہ ہو ہمارے خواب ادھورے رہیں
ایسی باتیں سوچ کر ہم ڈر جاتے ہیں

ہمیں تو تم سے اتنا پیار ہے جانم
تمہارا خیال آتے ہی ہم نکھر جاتے ہیں

......☆......

کُچھ یُوں کسی کے احسان کی قیمت اُتاری ہے
کانٹوں کی سیج پہ اپنی تمام عمر گزاری ہے

تنہا رہتے رہتے خاموشی کی عادت ہوگئی ہے
لیکن آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر جاری ہے

اُس کی یاد میں دِن بھر کھویا کھویا رہنا اصغر
پچھلے کئی سالوں سے یہی عادت ہماری ہے

......☆......

یُوں ہی کئی دنوں سے پریشان ہوں
تیری دوستی سے تھوڑا بد گمان ہوں

جسے کوئی قاری پڑھتا ہی نہیں ہے
میں ایسی ہی بُھولی ہوئی داستان ہوں

تیرے دل کی میں ہر بات سمجھتا ہوں
کہیں یہ نہ سمجھ لینا کے نادان ہوں

......☆......

جب ملتا ہے نئی کہانی دے جاتا ہے
پت جھڑ میں رُت سہانی دے جاتا ہے
اور کوئی تحفہ تو لے کر نہیں آتا
جاتے ہوئے آنسو نشانی دے جاتا ہے

......☆......

یہ پُھول یہ کلیاں تمہیں یاد کرتی ہیں
یہ راہیں یہ گھٹاہیں تمہیں یاد کرتی ہیں
میں جب تمہارے فراق میں روتا ہوں
میرے نالے میری آہیں تمہیں یاد کرتی ہیں

......☆......

میرے یار نے کتنی پیاری نشانی بھیجی ہے
یُوں لگا کسی نے میری جوانی بھیجی ہے

یہ خزانہ خرچ کرنے میں بڑی دیر لگے گی
میرے لئے چیز بڑی با معنی بھیجی ہے

خُود تو طفل مکتب کو کچھ پڑھا نہ سکے
شکریہ جو اتنی پیاری اُستانی بھیجی ہے

......☆......

پیار سے جب تیرا نام لیتا ہوں
دل کی دھڑکن کو تھام لیتا ہوں

ہمارے پیار سے لوگ جلتے ہیں
آنکھوں سے زباں کا کام لیتا ہوں

رات کو جب مجھے نیند نہیں آتی
رات بھر میں تیرا نام لیتا ہوں

......☆......

مجھ سے تو ایسی دُشمنی نہ کر
اے دوست پیار میں کمی نہ کر

ہماری دوستی جو ٹُوٹی ہے
اُس کا اعلان گلی گلی نہ کر

اُلفت کا نُور سینے میں ہے
چراغوں سے روشنی نہ کر

......☆......

یا تو مجھے وصل کی دعا دیجئیے
نہیں تو سدا کے لئے بھلا دیجئیے

تمہاری نظر میں گر یہ ناممکن ہے
تو پھر میری چاہت کا صلہ دیجئیے

ہماری زندگی میں بھی بہار آ جائے
ایک بار حسیں چہرہ دکھا دیجئیے

......☆......

نہ جانے کب قسمت سے مجھے عدل ملے گا
انتظار میں بیٹھا ہوں کب تیرا نعم البدل ملے گا

حسرتوں کے سبھی غنچے مرجھاتے جا رہے ہیں
کس سے پوچھیں کب اپنی اُمید کا گُل کھلے گا

وعدہ ہے مرتے دم تک تجھے پیار کرتا رہوں گا
یہ سلسلہ سانسوں کے ساتھ مسلسل چلے گا

......☆......

ہمارے دل و نظر کو جو قبول ہو جاتا ہے
وہ زمانے بھر میں مقبول ہو جاتا ہے

یار پہ زندگی جیسی اَنمول شے وار دینا
محبت کرنے والوں کا اصول ہو جاتا ہے

جس کی نظر میں دوسروں کی قدر نہ ہو
وہ لوگوں کے قدموں کی دُھول ہو جاتا ہے

......☆......

زندگی میں کوئی خوشیوں بھری شب نہیں آئی
کوئی بھی ایسا لمحہ نہیاں تیری یاد جب نہیں آئی

دُعاؤں میں کوئی نہ کوئی تو مجھے یاد رکھتا ہے
ورنہ آج بیٹھے ہی بیٹھے ہچکی بے سبب نہیں آئی

......☆......

کبھی مجھ سے تھی یاری اُس کی
صورت تھی بڑی پیاری اُس کی

ہم دونوں پیار کی زندہ مثال تھے
ہر بات ملتی تھی ہماری اُس کی

آخری بار جب ہم دونوں بچھڑے
آنکھ سے آنسو تھے جاری اُس کی

......☆......

تیری یادوں نے دل میں شور مچا رکھا ہے
بڑی مشکل سے اُسے اٹیک سے بچا رکھا ہے

اِس طرح شائد وہ مجھ سے ملنے چلا آئے
اپنے محبوب کا نام ہم نے بادِ صبا رکھا ہے

کچھ دیر پڑوسن سے باتیں کر کے بہل جاتا ہے
دل نے نہ جانے کہاں کہاں چکر چلا رکھا ہے

......☆......

کل کسی کے حسن پہ جب کی ہم نے شاعری
اتنی مبالغہ آرائی سن کر وہ ہو گئی اللہ کو پیاری

مرچ مسالے بنا کوئی شے ہمیں اچھی نہیں لگتی
کیا کریں مجبور ہیں بچپن سے یہ عادت ہے ہماری

......☆......

اُن کی یادوں کے ساتھ زندگی بسر ہو رہی ہے
ان کی جدائی میں طلوع ایک اور سحر ہو رہی ہے

وہاں ان کے نالے ابھی رکنے کا نام نہیں لیتے
کئی دنوں سے غموں کی برسات ادھر ہو رہی ہے

......☆......

اُلفت میں زخم سیتا رہتا ہوں
دُنیا سے چوری اَشک پیتا رہتا ہوں

غم اندر ہی اندر کھائے جاتا ہے
کئی دنوں سے چُپ چپیتا رہتا ہوں

......☆......

میرا دل اُسے مِلنے کو اسرار کرتا رہتا ہے
اپنے ساتھ مجھے بے قرار کرتا رہتا ہے

اصغر کی دستک پہ تُم دروازہ نہ کھولنا
یُوں اس کو میرے بارے ہوشیار کرتا رہتا ہے

......☆......

کچھ اُن کی سُنتے ہیں کچھ اپنی سُناتے ہیں
کچھ ہم خود رو لیتے ہیں کچھ وہ رُلاتے ہیں

دونوں ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ بانٹتے ہیں
سُکھ وہ لے جاتے ہیں دُکھ مجھے تھما جاتے ہیں

......☆......

غم میں بھی خوشی کے گیت گا رہا ہوں
اُداسی کا عالم ہے لیکن مُسکرا رہا ہوں

زندگی کے مصائب کا مجھے کوئی غم نہیں
مگر تیری جُدائی میں آنسو بہا رہا ہوں

تیرے پیار میں زمانے کے جتنے غم ملے
وہ اشعار کی صورت تمھیں لُٹا رہا ہوں

......☆......

مجھے ہر پَل تیرے خیال آتے رہتے ہیں
دِل کی دھڑکنوں کو بڑھاتے رہتے ہیں

آپ اُن پہ کیوں نہیں پابندی لگاتے
یہ جو آکر مجھے ستاتے رہتے ہیں

مجبوری ہے آپ سے رُوٹھ نہیں سکتے
تُم مناتے نہیں ہم تمھیں مناتے رہتے ہیں

......☆......

پیار کی راہوں میں کبھی اندھیرا نہیں ہوتا
نفرت کرنے والوں کو نصیب سویرا نہیں ہوتا

اُس کی زندگی تیرگی کا سنسان دشت ہے
جس کے دل میں کسی کا بسیرا نہیں ہوتا

......☆......

وہ پہلے سی نوازشیں کہاں گئیں
وہ مروتیں وہ چاہتیں کہاں گئیں

زمانے میں سازشیں رہ گئیں
وہ پیار بھری باتیں کہاں گئیں

جب ستاروں کو گواہ کرتے تھے
اب وہ چاندنی راتیں کہاں گئی

جب ہر روز تم فون کرتے تھے
پیار بھری سوغاتیں کہاں گئیں

......☆......

تیرے سوا دُنیا میں کوئی نہیں مہرباں اپنا
ہمیں خُود ہی نہیں مِلتا کہیں نشاں اپنا

جس کی کوئی اور تفسیر نہیں کر سکتا
سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں بیاں اپنا

دیکھنا زندگی میں اک دن ایسا آئے گا
دُنیا میں ہر کوئی ہو گا ہم زباں اپنا

......☆......

تیرے پیار میں پہلے سی حدت نہیں رہی
یا میری چاہت میں اب شدت نہیں رہی

پہلے تو حال دل پوچھ لیا کرتے تھے وہ
اب اُن سے ہماری خط و کتابت نہیں رہی

کانچ کی طرح ٹوٹی ہیں ساری اُمیدیں
آنکھوں میں کوئی حسرت نہیں رہی

......☆......

کبھی نہ کسی بے وفا کو یاد رکھ
ہر حال میں اپنے خدا کو یاد رکھ
مشکلیں آسان کرنے کی خاطر
اسمِ اعظم جیسی دُعا کو یاد رکھ

......☆......

جس یار کا نام ہواؤں جیسا ہے
وہ شخص خُود دُعاؤں جیسا ہے
دُشمنوں کے سامنے میرا نام لینا
اُن کے لئے کڑوی دواؤں جیسا ہے

......☆......

جب کسی دل میں ٹھکانہ مِل گیا ہے
تب سے ہمیں بھی جینے کا بہانہ مِل گیا ہے

دُنیا میں کوئی نہ اپنی رہائش گاہ تھی
ہم جیسے غریبوں کو آشیانہ مِل گیا ہے

......☆......

پیاری پیاری داستانیں سناتا ہوں
اُس کو میں ہر پَل ہنساتا ہوں

وہ نادان اتنا بھی نہیں جانتی
دل ہی دل میں اُسے کتنا چاہتا ہوں

......☆......

اگر چارہ گر ہو تو درد دل کی دوا دے دو
اگر مسیحا ہو تو پھر بیمار کو شفا دے دو

میری معصوم صورت پہ گر پیار آتا ہے
جاتے ہوئے مجھے اپنے گھر پتہ دے دو

......☆......

خُود سے جب تیری روداد بیاں کرتا ہوں
نالے نہیں رُکتے جب آہ و فغاں کرتا ہوں

تُجھ کو میرے حال کی خبر نہ ہونے پائے
کسی پہ حالت نہ اپنی عیاں کرتا ہوں

......☆......

لوگوں نے محبت کو کاروبار سمجھا ہے
کئی نادانوں نے اُسے بیوپار سمجھا ہے

کئی سال اُستادوں سے سیکھنے کے بعد
بڑی مدت بعد ہم نے سچا پیار سمجھا ہے

......☆......